بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

مختصر اور جامع تفسیری نکات

خلاصہ قرآن

Summary of Qur'an

Part - 9

English - Urdu

حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی (خطیب لندن)

Telephone: +44 7853099327

www.hafizsajjad.com

پارہ - 9

اہم تفسیری نکات

سیاق وسباق: قرآن مجید کے نویں پارے کا بیشتر حصّہ سورۃ اعراف پر مشتمل ہے۔یہ سورت بنیادی طور پر آٹھ موضوعات پر مشتمل ہے۔اس سورت کا بنیادی موضوع دعوت اسلام اور نبی اکرم ﷺ کا دعوتی مشن ہے۔سورت اعراف کے آغاز میں سورۃ کا مرکزی مضمون قرآن وسنّت کی پیروی (اتّبعوا ما انزل الیکم من ربّکم) کو بیان کیا گیا تھا۔اس کے بعد فریضہ دعوت و تبلیغ کی اہمیت کو بیان کیا گیا۔اس کے بعد کے مضامین تخلیق انسانیت،انسان کا مقصد تخلیق،اشرف المخلوقات کا اعزاز (اسجدوا لآدم)،آدم و حواء،ابلیس، نسل انسانی کا تذکرہ کیا گیا۔

اس کے بعد مناظر آخرت،اصحاب جنّت،اصحاب النّار،اصحاب الاعراف کا ذکر کرنے کے بعد چند انبیاء کرامؑ،ان کا اسلوب دعوت، تبلیغ کا طریقہ کار،پیغمبرانہ منہاج دعوت کا ذکر کیا گیا۔ان انبیاء کرام اور ان کی قوموں کے تذکرے میں داعیان،واعظین اور مبلغین اسلام کیلئے بہت بڑا پیغام ہے۔

ان قوموں کی سیرت و کردار سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ اللہ تعالٰی کے احکام سے سرتابی،انفرادی اور اجتماعی گناہ،مال و دولت کی حرص اور دنیا پرستی عذاب الٰہی کو دعوت دینے والی چیزیں ہیں۔اس لیے ہمیں بحیثیت مسلمان انفرادی طور پر اور بحیثیت امّت مسلمہ اجتماعی طور پر ان خرابیوں کو اپنے اندر پروان نہ چڑھنے دیں۔

اسی پس منظر کی روشنی میں نویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔

نویں پارے کا پہلا رکوع: وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا۔۔۔ (اعراف۔85)

رکوع کے تفسیری موضوعات

آٹھویں پارے کی آخری آیات کے موضوعات میں خطیب الانبیاء شعیب علیہ اسلام کا تذکرہ، نبی اپنی قوم کا حصہ ہوتا ہے (والٰی مدین اخاھم شعیبا)،قرآن میں ہر نبی کو اس کی قوم کا بھائی کہا گیا۔قوم مدین کا تعارف: یہ ایک بگڑی ہوئی مسلمان قوم تھی، حضرت شعیبؑ کا پیغام دعوت، اصلاح کا مشن: دو بڑی خرابیوں کی اصلاح: بگڑے ہوئے عقائد، بزنس میں بددیانتی، (فاوفوا الکیل والمیزان)،اخلاقی خرابیوں اور کرپشن کی اصلاح، (ولا تفسدو فی الارض بعد اصلاحھا)،اللہ بہترین منصف ہے (وھو خیر الحاکمین)۔

نویں پارے کے آغاز میں بھی حضرت شعیبؑ اور قوم مدین کا مزید تذکرہ ہے۔

مذہب کی بنیاد پر ملک بدری کی دھمکی(لنخرجنّک۔۔۔من قریتنا او لتعودن فی ملتنا)،دین حق پر استقامت کا عزم،اہل ایمان کا اللہ پر توکل(علی اللہ توکلنا)،دنیاداروں کے نزدیک خسارے کی تعریف، بے ایمانی اور بد دیانتی کی سزاء قدرتی آفات، حضرت شعیبؑ کا قوم کے نام آخری پیغام(لقد ابلغتتم رسٰلٰت ربّی ونصحت لکم)،سابقہ قوموں کی تاریخ اور اہل مکہ میں مماثلت۔

آبائی دین پر اصرار

مذہب کی بنیاد پر ملک بدری کی دھمکی

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِيْنَ۔(اعراف۔88)

ان کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا: اے شعیب ہم تجھے اور انہیں جو تجھ پر ایمان لائے ہیں اپنے شہر سے ضرور نکال دیں گے یا یہ کہ تم لوگوں کو ہماری ملت میں واپس آنا ہوگا۔ شعیبؑ نے جواب دیا: کیا ہمیں ہمارے دین سے جبری پھیر اجائے گا خواہ ہم راضی نہ ہوں؟

The arrogant leaders of his people threatened, “O Shu’aib! We will certainly expel you and your fellow believers from our land unless you return to our faith.” He replied, “Even if we don’t want it?

دین حق پر استقامت کا عزم

Commitment to stick with the true faith!

دنیاداروں کے نزدیک خسارے کی تعریف

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىِٕنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ۔ (اعراف۔90)

اس کی قوم کے سرداروں نے، جو اس کی بات ماننے سے انکار کر چکے تھے، آپس میں کہا: اگر تم نے شعیبؑ کی پیروی قبول کر لی تو نقصان میں رہو گے۔

The elders of his people who disbelieved said: 'Should you follow Shu'ayb, you will be utter losers. (7:90)

This was the view of the Business community of Prophet Shoaib that they could not succeed in businesses if they were stick to the moral values and totally honest and straightforward in their dealings. For them, the only way for a successful business is cheating, dishonesty and immoral practices.

قوم مدین کی بزنس کمیونٹی کے نزدیک بے ایمانی اور کاروبار میں چیٹنگ اچھے منافع کیلئے ضروری تھا۔ حالانکہ اگر وہ سچے ایماندار ہوتے اور اپنے کسٹمرز کے ساتھ کسی قسم کا دھوکہ وفریب نہ کرتے تو ان خوبیوں کی وجہ سے انہیں دنیا و آخرت میں برکات حاصل ہوتیں، رزق حلال کی سعادتیں نصیب ہوتیں اور اخروی فلاح بھی ملتی۔ لیکن چونکہ دنیاداروں کی نظر میں نفع عاجل (دنیا میں فوراً حاصل ہونے والا نفع) ہی سب کچھ ہوتا ہے، جو ناپ تول میں بددیانتی کر کے انہیں حاصل ہوتا ہے، وہ سچے اہل ایمان کی طرح آخرت کے نفع آجل (دیر میں ملنے والا نفع) کے لئے اسے کیوں چھوڑتے۔

بے ایمانی کی سزاء: قدرتی آفات

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ۔(اعراف-91)

نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں زلزلہ نے اپنی گرفت میں لے لیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

Then a shocking catastrophe seized them, and they remained prostrate in their dwellings. (7:91)

تمہاری داستان تک نہ ہوگی داستانوں میں

حضرت شعیب کا اپنی قوم کیلئے آخری ناصحانہ پیغام

فَتَوَلّٰی عَنْهُمْ وَقَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَیْفَ اٰسٰی عَلٰی قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ۔ (اعراف-93)

اس وقت (شعیب علیہ السلام) ان سے (ناامید ہو کر) منہ موڑ کر چلے گئے اور فرمانے لگے کہ اے میری قوم میں نے تو تم کو اپنے پروردگار کا حکم پہنچا دیا تھا اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم لوگ خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے، اب میں اُس قوم پر کیسے افسوس کروں جو قبول حق سے انکار کرتی ہے۔

He turned away from them, saying, "O my people! Indeed, I have delivered to you the messages of my Lord and gave you ˹sincere˺ advice. How can I then grieve for those who refuse to accept the truth? (7:93)

قوم شعیب پر عذاب آیا تو پیغمبرانہ شفقت ورحمت کے سبب حضرت شعیبؑ کا دل دکھا تو اپنے دل کو تسلی دینے کے لئے قوم کو خطاب کر کے فرمایا کہ میں نے تو تم کو تمہارے رب کے احکام پہنچا دیئے تھے اور تمہاری ہمدردی کی انتہا کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کی تبلیغ میں، تمہاری خیر خواہی میں کوئی کوتاہی نہیں کی لیکن نہ تم نے اس سے کوئی فائدہ اٹھایا نہ حق کی پیروی کی نہ اپنے خیر خواہ کی بات مانی۔ بلکہ اسے اپنا دشمن سمجھتے رہے۔ تم نے قبول حق سے خود ہی انکار کر دیا، اب میں کہاں تک تم پر افسوس کروں۔ اور اگر افسوس کرتا بھی رہوں تو کیا فائدہ۔

بعض مفسرینؒ لکھتے ہیں کہ ہر نبی جب اپنی قوم کی ہدایت سے مکمل مایوس ہو جاتا ہے تو پھر مزید ان کے درمیان نہیں رہتا۔ اسی طرح جب وہ دیکھتا کہ اب میری امت پر عام عذاب آنے والا ہے تو اپنی قوم کی جگہ کو چھوڑ دیتا ہے۔

سابقہ قوموں کی تاریخ اور اہل مکہ میں مماثلت

دوسرا رکوع: وَمَآ اَرۡسَلۡنَا فِىۡ قَرۡيَةٍ مِّنۡ نَّبِىٍّ--- (اعراف-85)

رکوع کے تفسیری موضوعات

مشکلات اور پریشانیوں کی آزمائش (اخذنا اهلها بالباساء والضرا)، خوشحالی اور نعمتوں کی آزمائش، آیت کا شان نزول اور قریش مکہ سے مماثلت، تاریخ سے سبق سیکھو، آسمانی برکات کے رنگ (لفتحنا عليهم بركات من السماء)، اللہ کی پکڑ سے کبھی بے فکر نہ رہو (فلا یامن مکراللہ)۔

Two Kind of Test: Prosperity and Adversity

مشکلات اور پریشانی کی آزمائش

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَأْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ

(اعراف۔94)

اور ہم نے جب بھی کسی قریہ میں کوئی نبی بھیجا تو اہل قریہ کو نافرمانی پر سختی اور پریشانی میں ضرور مبتلا کیا کہ شاید وہ لوگ ہماری بارگاہ میں تضرع وزاری کریں۔

Adversity as a Test

Never have We sent a Prophet to a place without trying its people with adversity and hardship that they may humble themselves. (7:94)

The Qur'an spells out the general rule which has been operative throughout the ages. That people had two kinds of test: Test in the form of Prosperity or Test in the form of Adversity.

Adversity, trials, and afflictions usually have a healthy impact on people. They lead to softening their hearts. They generate humility and modesty. They enable people to shake off their pride and shatter their reliance on wealth and power and induce them to trust and make reliance on the One Who is all-powerful and fully controls their destiny.

خوشحالی اور نعمتوں کی آزمائش

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّیِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰی عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ

بَغْتَةً وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ (اعراف۔95)

پھر ہم نے ان کی بدحالی کو خوش حالی سے بدل دیا یہاں تک کہ وہ (مال واولاد میں) زیادہ ہو گئے تو کہنے لگے کہ اس طرح کا رنج وراحت ہمارے بڑوں کو بھی پہنچتا رہا ہے۔ آخر کار ہم نے انہیں (ان کی ناشکری پر) اچانک پکڑ لیا اور انہیں خبر تک نہ ہوئی۔

Prosperity as a Test

Then We changed their adversity to prosperity until they flourished and argued: "Our forefathers ˹too˺ had been visited by adversity and prosperity". So, We seized them by surprise, while they were unaware. (7:95)

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ مومن پر تعجب ہے اس کی دونوں حالتیں انجام کے لحاظ سے اس کیلئے بہتر ہوتی ہیں۔ یہ دکھ پر صبر کرتا ہے اس پر اسے اجر ملتا ہے، سکھ پر شکر کرتا ہے تب بھی اجر پاتا ہے۔(بخاری، مسلم)

حدیث: ایک اور حدیث میں ہے کہ آلام و مصائب کی وجہ سے بندہ مومن کے گناہ بالکل مٹ جاتے ہیں اور وہ پاک صاف ہو جاتا ہے۔

تاریخ سے سبق سیکھو

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔۔ (اعراف-96)

اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی پھر ہم نے ان کے اعمال کے سبب ان پر گرفت کی۔

Take lessons from the History!

Had the people of those societies been faithful and mindful ˹of Allah˺, We would have opened [i.e., bestowed] upon them blessings from the heaven and the earth. But they denied the Truth, so We seized them for their misdeeds. (7:96)

آج کی دنیا کے حالات پر غور کیا جائے تو یہ بات ایک حقیقت بن کر سامنے آجاتی ہے کہ آج کل ظاہری طور پر دنیا کے وسائل اور نعمتوں اور آسائشوں میں اضافہ ہوا ہے، لوگوں کا لائف سٹائل بہتر ہوا ہے۔ نئی ایجادات اور سہولیات حاصل ہوئیں جن کا پہلی نسلیں تصور بھی نہیں کر سکتیں تھیں۔ مگر اس سب کچھ کے باوجود آج کا انسان پریشان، بے سکونی میں مبتلا ہے۔

بیماریاں، ذاتی مسائل، فیملی کے مسائل، معاشرتی مسائل، نفسیاتی مسائل، ذہنی مسائل، معاشی مسائل، ملکی مسائل، بین الاقوامی

مسائل بڑھ گئے ہیں۔آرام وراحت اور امن واطمینان کا کہیں وجود نہیں،ان ساری چیزوں کا سبب اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ نعمتیں موجود ہیں مگر دنیا سے برکت ختم ہو گئی ہے۔اور اس کی وجہ دین سے دوری ہے۔

آسمانی برکات کے کئی رنگ ہیں۔

ایک نیک انسان کی زندگی توازن اور اعتدال پر مبنی ہوتی ہے۔وہ زمین پر محنت کرتا ہے اور آسمانوں کی طرف نظریں اُٹھائے ہوئے ہوتا ہے۔وہ ہوائے نفس، سرکشی اور حق تلفی سے پاک ہوتا ہے۔ایسا شخص ایک صالح، نتیجہ خیز اور مفید کردار کا مالک ہوتا ہے۔ ایسے شخص کے اُوپر برکاتِ الٰہی کے سائے نزول کرتے ہیں۔اس کے کام میں خیر و برکت ہوتی ہے اور اس کی زندگی پر فلاح کا سایہ ہوتا ہے۔اس کی زندگی بظاہر اسباب کے مطابق چل رہی ہوتی ہے، لیکن درحقیقت ایک غیبی قوت اس کی مددگار ہوتی ہے۔

امام حسن بصری (رح) کا قول ہے: المؤمن یعمل بالطاعات وھو مشفق و جل خائف، والفاجر یعمل بالمعاصي وھو آمن۔

کہ مومن نیکیاں کرتا ہے اور پھر بھی اللہ سے ڈرتا رہتا ہے اور فاسق فاجر شخص برائیاں کرتا ہے اور پھر بھی بے خوف رہتا ہے۔

(نتیجے میں مومن امن پاتا ہے اور فاجر کے حصے میں (بالآخر) بے سکونی آتی ہے)۔

اللہ کی پکڑ سے کبھی بے فکر نہ رہو

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآىِٕمُوْنَ۔

اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ۔

اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ۔(اعراف۔97۔98۔99)

پھر کیا اہل قریہ اب اس سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ہماری گرفت کبھی اچانک اُن پر رات کے وقت نہ آجائے گی جب کہ وہ (غفلت کی نیند) سو رہے ہوں؟

یا انہیں اطمینان ہو گیا ہے کہ ہمارا مضبوط ہاتھ کبھی یکایک ان پر دن کے وقت نہ پڑے گا جب کہ وہ کھیل (لہو لعب) میں مشغول ہوں؟

کیا یہ لوگ اللہ کی پکڑ سے بے خوف ہیں؟ حالانکہ اللہ کی پکڑ سے وہی لوگ بے خوف ہوتے ہیں جو خسارہ پانے والے ہوں۔

Be afraid from Allah's punishment!

Did the people of those societies feel secure that Our punishment would not come upon them by night while they were asleep? Or did they feel secure that Our punishment would not come upon them by day while they were at play? (7:97.98)

تیسرا رکوع: اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ۔۔۔ (اعراف۔100)

رکوع کے تفسیری موضوعات

دلوں پر قفل(ونطبع علیٰ قلوبھم)،خواب غفلت،سابقہ قوموں کی مثال بطور عبرت،عہد شکنی اور فسق وفجور،عہد کی تین اقسام: فطری عہد یا عہد الست، معاشرتی عہد، انفرادی عہد، باہمی معاہدات کی اہمیت، حضرت موسیٰؑ اور فرعون کی آویزش، ہر فرعون را موسیٰ(فانظر کیف کان عاقبتہ المفسدین)،فرعون کو دعوت دین،اللہ تعالیٰ کی طرف غلط باتوں کی نسبت،موسیٰؑ کا فرعون سے مطالبہ: میری قوم کو آزاد کرو(فارسل معی بنی اسرائیل)،فرعون کا معجزے کا مطالبہ، موسیٰؑ کے معجزات،ید بیضاء،عصاء موسیٰ(فالقیٰ عصاہ فاذا ھی ثعبان مبین)۔

دلوں پر تالہ

یعنی گناہوں کے نتیجے میں عذاب ہی نہیں آتا،دلوں پر قفل بھی لگ جاتے ہیں۔نتیجے میں بڑے بڑے عذاب بھی انہیں خواب غفلت سے بیدار نہیں کرپاتے،دوسری بات یہ بیان فرمائی کہ مسلسل گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے لوگوں کے دلوں پر مہر لگادی جاتی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کی حق کی آواز کے لئے ان کے کان بھی بند ہوجاتے ہیں پھر وعظ و نصیحت ان کے لئے بیکار ہوجاتے ہیں۔

سابقہ قوموں کی مثال بطور عبرت

Sealing of Hearts

حدیث:ایک حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب کوئی انسان گناہ کرتا ہے تو اس کے قلب پر ایک سیاہ نقطہ لگادیا جاتا ہے،دوسرا گناہ کرتا ہے تو دوسرا نقطہ اور تیسرا گناہ کرتا ہے تو تیسرا نقطہ لگ جاتا ہے، یہاں تک کہ اگر وہ برابر

گناہوں میں بڑھتا گیا توبہ نہ کی تو یہ سیاہی کے نقطے اس کے سارے قلب کو گھیر لیتے ہیں اور انسان پر گناہوں کی نحوست طاری ہو جاتی ہے۔اسی حالت کو قرآن میں الرّان یعنی دلوں کے زنگ سے تعبیر فرمایا ہے۔

عہد شکنی اور فسق و فجور

Dishonouring commitments

حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ عہد سے مراد عہد ایمان ہے جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا: اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا۔ اس میں عہد سے عہد ایمان واطاعت مراد ہے،تو آیت کا حاصل مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں میں سے اکثر نے ایمان وطاعت کا عہد ہم سے باندھا تھا پھر اس کی خلاف ورزی کی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس آیت میں عہد سے تین قسم کے عہد مراد ہیں:

اولاً وہ فطری عہد جس میں پیدائشی طور پر ہر انسان اللہ کا بندہ اور پروردہ ہونے کی حیثیّت سے بندھا ہوا ہے جس کو اسلام کی اصطلاح میں عہد الست کہتے ہیں۔

ثانیاً اس معاشرتی اجتماعی عہد کا خیال رکھنا جس میں ہر فرد انسانی برادری کا ایک رکن ہونے کی حیثیّت سے بندھا ہوا ہے۔

ثالثاً اس ذاتی عہد کا لحاظ رکھنا جو آدمی اپنی مصیبت اور پریشانی کے لمحوں میں یا کسی جذبہ خیر کے موقع پر اللہ تعالیٰ سے بطور خود باندھا کرتا ہے۔

ان تینوں عہدوں کے توڑنے کو یہاں فسق قرار دیا گیا ہے۔

سیرت حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام

یہاں تک پچھلے انبیاء(علیہم السلام)اوران کی قوموں کے پانچ واقعات کا بیان کرکے مخاطبین قرآن کو ان سے عبرت و نصیحت حاصل کرنے کے لئے تنبیہات فرمائی گئی ہیں۔اس کے بعد یہاں سے یعنی سورت اعراف آیت۔103 سے جلیل القدر پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر شروع ہو رہا ہے جنہیں فرعون مصر اور اس کی قوم کی طرف دلائل و معجزات دے کر بھیجا گیا تھا۔سیرت موسیٰؑ کے ضمن میں سینکڑوں احکام و مسائل اور عبرت و نصیحت اور تذکیر پر مشتمل آیات ہیں۔

موسیٰؑ اور فرعون کی آویزش

ہر فرعون را موسیٰ

لفظ فرعون کے معنی ہیں سورج دیوتا کی اولاد۔قدیم اہل مصر سورج کو مہادیو یا ربِّ اعلیٰ کہتے تھے۔اس لحاظ سے فرعون شخصی نام نہیں بلکہ ایک ٹائٹل یا عہدہ تھا۔

وَ قَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔(اعراف۔104)

موسیٰؑ نے فرمایا:اے فرعون!میں کائنات کے مالک کی طرف سے بھیجا ہوا آیا ہوں۔

And Moses said: O Pharaoh! I am truly a messenger from the Lord of all worlds. (7:104)

اللہ تعالیٰ کی طرف غلط باتوں کی نسبت!

Give freedom to my nation!

موسیٰؑ کا فرعون سے مطالبہ:میری قوم کو آزاد کرو

فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ:(اے فرعون!)تُو بنی اسرائیل کو(اپنی غلامی سے آزاد کر کے)میرے ساتھ بھیج دے۔(اعراف۔105)

بنی اسرائیل جن کا اصل مسکن شام کا علاقہ تھا،حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں مصر چلے گئے تھے اور پھر وہیں کے ہو کر رہ گئے۔فرعون نے ان کو غلام بنالیا تھا اور ان پر طرح طرح کے مظالم کرتا تھا،جس کی تفصیل پہلے سورہ،بقرہ میں گزر چکی ہے اور آئندہ بھی آئے گی۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے یہ مطالبہ کیا کہ میری قوم بنی اسرائیل کو اپنے مظالم سے آزاد کر دے،انہیں اپنی زبردستی کی غلامی سے نکال دے تاکہ یہ اپنے آبائی مسکن میں جا کر عزت و احترام کے ساتھ زندگی گزاریں اور آزادی کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کریں۔

فرعون کا معجزے کا مطالبہ

موسیٰؑ کے معجزات

ید بیضا،عصائے موسیٰؑ اور فرعون

Demand of Miracles!

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جادو اور جادو گری کو بڑا عروج حاصل تھا،اس لئے حضرت موسیٰؑ کے پیش کردہ معجزات کو بھی انہوں نے جادو ہی سمجھا اور جادو کے ذریعے اس کا توڑ کرنے کا منصوبہ بنایا اور مقابلے کا چیلنج دے دیا۔

چوتھا رکوع: قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ۔۔۔ (اعراف۔109)

رکوع کے تفسیری موضوعات

حضرت موسیٰؑ پر جادو گری کا الزام، معجزہ اور جادو میں فرق، فرعونی حکومت کا اقتدار چھن جانے کا خوف(یرید ان یخرجکم من ارضکم)، مقابلے کا چیلنج،فرعون کا انعام کا لالچ، حضرت موسیٰؑ کا جادو گروں سے مقابلہ، جھوٹے طلسم کی حقیقت کھل گئی، جھوٹ شکست کھا گیا(فوقع الحق وبطل ما کانو یعملون)،ساحرین کا ایمان لانا،جادو گر سجدہ ریز ہو گئے، فرعون کی چال الٹی پڑ گئی،آمر حکمران فرعون آگ بگولہ(آمنتم بہ قبل ان آذن لکم)،سزاء کا اعلان سننے پر ایماندار ساحرین کا ردِ عمل(انّا الی ربّنا لمنقلبون)،ساحرین کی حق پر استقامت،ثابت قدمی اور خاتمہ بالایمان کی دعا(ربّنا افرغ علینا صبراً وتوفنا مسلمین)۔

موسیٰ علیہ السلام پر جادو گری کا الزام

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ۔ (اعراف۔109)

اس پر فرعون کی قوم کے سرداروں نے آپس میں کہا کہ یقیناً یہ شخص بڑا ماہر جادو گر ہے۔

The chiefs of Pharaoh's people said: He is indeed a skilled wizard. (7:109)

اس سے ایک نکتہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اہل باطل کا یہ عام طرز عمل ہے کہ حق پر پردہ ڈالنے اور سچائی سے انکار کے لئے پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے اور صحیح چیز کو غلط عنوان دے کر پیش کیا جاتا ہے۔ فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں نے بھی لوگوں سے یہی کہا کہ یہ بڑے ماہر جادو گر ہیں اور ان کا مقصد یہ ہے کہ اقتدار پر قبضہ کر لیں۔

معجزہ اور جادو میں فرق

اقتدار و اختیار چھن جانے کا خوف

يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ۔(اعراف۔110)

(اس پر فرعون نے کہا) یہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال دینا چاہتا ہے تو تم کیا مشورہ دیتے ہو؟

False propaganda against Prophet Moses!

˹So Pharaoh said˺: He (Moses) wants to drive you out from your land. So, what do you advise? (7:110)

مقابلے کا چیلنج

انعام کا لالچ

فرعونی جادو گر، چونکہ طالب دنیا تھے، دنیا کمانے کے لئے ہی شعبدہ بازی کا فن سیکھتے تھے، اس لئے آتے ہی پہلی بات سودے بازی کی شروع کی۔ انہوں نے موقع غنیمت جانا کہ اس وقت تو بادشاہ کو ہماری ضرورت لاحق ہوئی ہے کیوں نہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر زیادہ سے زیادہ اجرت حاصل کی جائے۔ چنانچہ انہوں نے اپنا مطالبہ اجرت، پیش کر دیا اور پہلے ہی فرعون سے وعدہ لے لیا تا کہ محنت رائیگاں نہ جائے اور اگر ہم جیت جائیں تو خالی ہاتھ نہ رہ جائیں۔ اس کے برعکس انبیاء (علیہم السلام) اور ان کے نائبین کا رویہ مختلف ہوتا ہے۔ وہ ہر قدم پر یہ اعلان کرتے ہیں کہ: وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ یعنی ہم جو پیغام حق تمہارے فائدہ کے لئے تمہیں پہنچاتے ہیں اس پر تم سے کسی معاوضہ کے طالب نہیں، بلکہ ہمارا معاوضہ صرف رب العالمین نے اپنے ذمہ لیا ہے۔

جادو گروں سے مقابلہ

جھوٹے طلسم کی حقیقت کھل گئی

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ۔ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ (اعراف۔117۔118)

ہم نے موسیٰؑ کو اشارہ کیا کہ اپنا عصا (زمین پر) ڈال دیجئے۔ وہ فوراً (بڑا اژدھا بن کر) آن کی آن میں وہ ان کے اس جھوٹے طلسم کو نگلتا چلا گیا۔ اس طرح جو حق تھا وہ حق ثابت ہوا اور جو کچھ اُنہوں نے بنا رکھا تھا وہ باطل ہو کر رہ گیا۔

Then We inspired Moses, “Throw down your staff,” and—behold! —it devoured the objects of their illusion! So, the truth prevailed, and their illusions failed. (7:117.118)

لیکن یہ جو کچھ بھی تھا ایک تخیلاتی کرتب، شعبدہ بازی اور جادو تھا جو حقیقت کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کے عصا ڈالتے ہی سب کچھ ختم ہو گیا اور ان کی لاٹھی نے ایک خوفناک اژدھا کی شکل اختیار کر کے ان کے اس جھوٹے طلسم اور فریب کاری کو نگل لیا۔

جھوٹ شکست کھا گیا

جادوگروں کا ایمان لانا

جادوگر سجدہ ریز ہو گئے

وَ اُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ ۚۖ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ۔ (اعراف۔122۔120)

(یہ کیفیت دیکھ کر) جادو گر سجدے میں گر پڑے، کہنے لگے: ہم ایمان لائے رب العالمین پر، اُس رب کو جسے موسیٰؑ اور ہارونؑ مانتے ہیں۔

And the wizards were cast down, prostrate in adoration while saying; we believe in the Lord of the worlds. The Lord of Moses and Aaron. (7:120)

اس حقیقت کے آشکار ہونے پر جادو گر اپنا ایمان چھپا نہ سکے جان کے خوف کے باوجود وہ اسی میدان میں سجدہ ریز ہو گئے اور کہنے لگے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جادو نہیں۔ یہ تو اللہ کی طرف سے معجزہ ہے جو خود اللہ نے اسے عطا فرما رکھا ہے۔

بقول شاعر: کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

فرعون کی چال الٹی پڑ گئی

مطلوبہ نتائج نہ ملنے پر فرعون آگ بگولہ

فرعون جادوگروں کے مقابلے میں مطلوبہ نتائج نہ ملنے پر آگ بگولہ ہو گیا۔ ساحرین کی شکست اور ان کے ایمان قبول کرنے کو ایک سازش قرار دیتے ہوئے دھمکیوں پر بھی اتر آیا۔ اسی غصّے کی حالت میں ایماندار ساحرین کو سخت سے سخت سزاء دینے کا اعلان بھی کر دیا:

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِی الْمَدِیْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَاۤ اَهْلَهَاۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ۔(اعراف۔123۔124)

فرعون نے کہا تم اس پر میری اجازت سے پہلے ہی ایمان لے آئے۔یقیناً یہ کوئی خفیہ سازش تھی جو تم لوگوں نے اس سلطنت میں کی تاکہ اس کے مالکوں کو اقتدار سے بے دخل کر دو۔ اس کا نتیجہ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔میں تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کٹوادوں گا اور اس کے بعد تم سب کو سولی پر چڑھاؤں گا۔

Pharaoh threatened: How dare you believe in him before I give you permission? This must be a conspiracy you devised in the city to drive out its people, but soon you will see. I will certainly cut up your hands and your legs alternately, then crucify you all. (7:123.124)

سزاء کا اعلان سننے پر ایماندار ساحرین کا ردِ عمل

فرعون کے اس سزاء کے اعلان کے جواب میں ایماندار ساحرین نے کہا:

قَالُوْۤا اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ۔ (اعراف۔125)

انہوں نے جواب دیا: بہر حال ہمیں پلٹنا ہے اپنے رب ہی کی طرف۔

They responded: Surely to our Lord we will ˹all˺ return. (7:125)

ساحرین کی صبر و استقامت اور خاتمہ بالایمان کی دعا:

رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ۔(اعراف۔126)

اے ہمارے رب! تو ہم پر صبر کے دروازے کھول دے اور ہم کو (ثابت قدمی سے) فرمانبرداری کے ساتھ (دنیا سے) اٹھالے۔

Our Lord! Shower us with perseverance, pour upon us patience and let us die as Muslims [in submission to You].

سبحان اللہ!

وہی جادو گر جو دن کے شروع میں ایمان سے محروم تھے مگر اسی دن کے آخری حصے میں ایمان کی دولت سے بہرہ مند ہوا اور شہادت کا مرتبہ پاکر جنتی بن گئے۔ سبحان اللہ

پانچواں رکوع: وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰی۔۔۔ (اعراف۔127)

رکوع کے تفسیری موضوعات

فرعون کی فرعونیت کا تذکرہ(وانّا فوقھم قاھرون)، حضرت موسیٰؑ کی اپنی قوم کو صبر واستقامت کی تلقین(استعینو باللّہ واصبرو)، زمین اللہ کی ہے(انّ الارض للّہ)، قوم کا شکایت بھرا رویّہ، زمین کا اختیار اللہ اپنے نیک بندوں کو سونپ سکتا ہے(ویستخلفکم فی الارض)۔

فرعون کی فرعونیت کا تذکرہ

فرعون کا جوش انتقام بڑھک اٹھا

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰی وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُوْنَ۔ (اعراف۔127)

فرعون سے اُس کی قوم کے سرداروں نے کہا: کیا تو موسیٰؑ اور اُس کی قوم کو یونہی چھوڑ دے گا کہ ملک میں فساد پھیلائیں اور وہ تیری اور تیرے معبودوں کی بندگی چھوڑ دیں؟ فرعون نے جواب دیا: میں اُن کے بیٹوں کو قتل کراؤں گا اور اُن کی عورتوں کو جیتا رہنے دوں گا ہمارے اقتدار کی گرفت ان پر مضبوط ہے۔

Pharoh’s genocide and ethnical cleansing plan

The eminent of Pharaoh’s people protested: “Are you going to leave Moses and his people free to spread corruption in the land and abandon you and your gods?” The Pharoh responded: We will kill their sons and spare their women. We will completely dominate them. (7:127)

موسیٰؑ کی اپنی قوم کو صبر واستقامت کی تلقین

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۔ (اعراف۔128)

موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا: اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو، زمین اللہ کی ہے، اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے، اور آخری کامیابی انہی کے لیے جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔

Moses reassured his people :Seek Allah’s help and be patient. Indeed, the earth belongs to Allah. He grants it to whoever He chooses of His servants. The ultimate outcome belongs to those who are mindful of Allah.” (7:128)

فرعون نے موسیٰؑ کے مقابلہ میں شکست کھانے کے بعد بنی اسرائیل پر اس طرح غصہ اتارا کہ ان پر مزید ظلم وستم شروع کر دیا۔ ان کی نسل کشی شروع کر دی۔ ان کے لڑکوں کو قتل کر کے صرف عورتوں کو باقی رکھنے کا قانون بنا دیا۔ حضرت موسیٰؑ نے پیغمبرانہ شفقت اور حکمت کے مطابق اس بلاء سے نجات حاصل کرنے کے لئے اپنی قوم کو دو چیزوں کی تلقین فرمائی:

اسْتَعِيْنُوْا بِاللهِ وَاصْبِرُوْا یعنی اللہ سے مدد طلب کرو اور صبر و استقامت دکھاؤ۔

اس نسخہ میں پہلی چیز استعانت باللہ یعنی اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا ہے۔

دوسرا اجزاء اس نسخہ کا صبر و استقامت سے کام لینا ہے۔

حدیث: حدیث مبارکہ میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ صبر و استقامت ایسی نعمت ہے کہ اس سے زیادہ وسیع تر نعمت کسی کو نہیں ملی (ابوداود)

جب فرعون کی طرف سے دوبارہ اس ظلم کا آغاز ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو رجوع الی اللہ کی تلقین کرتے ہوئے تسلی دی کہ اگر تم صحیح رہے اپنے نصب العین پر جمے رہے تو اللہ کی زمین کے حقیقی وارث تم ہی رہو گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بڑی فراست اور تدبر کے ساتھ اپنی قوم کو مشکل حالات سے نکالا۔ ان کا یہ طرز عمل ایک مدبرانہ بصیرت سے بھرپور رہنما کی حیثیت سے ان کی سیرت کو واضح کرتا ہے۔ پوری قوم یا کمیونٹی پر جب مشکل حالات آجائیں تو موسیٰ علیہ السلام جیسی پر حکمت پالیسی ہر دور کے قومی رہنماؤں کیلئے مشعل راہ ہے۔

قوم کا شکایت بھرا رویہ

چھٹا رکوع: وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ۔۔۔ (اعراف۔130)

رکوع کے تفسیری موضوعات

قوم فرعون کی شامت اعمال، اعمال بد کا خمیازہ، قوم فرعون کی نفسیات، قوم فرعون کی ہٹ دھرمی اور قبول حق سے صاف انکار، قوم فرعون پر عذاب کی مختلف اقسام (فارسلنا علیھم الطوفان۔۔)، حضرت موسیٰؑ کے نو معجزات، قوم فرعون کو مشکل میں موسیٰؑ کے خدا کی یاد (قالو یٰموسٰی ادع لنا ربّک)، قوم فرعون کی بار بار توبہ شکنی، فرعون کا انجام (فاغرقنٰھم فی الیمّ)، جھوٹی خدائی اور آمرانہ اقتدار کا خاتمہ، غلام قوم کو آزادی اور نعمتوں بھری سرزمین کی وراثت، فرعونی مظالم پر صبر کا اجر، فرعون کی مہلک صنعت کی تباہی (ودمرنا ماکان یصنع فرعون)، پر تعیش محلات ویران ہو گئے، فرعونی لائف سٹائل نشان عبرت، شوق بت پرستی جاگ اٹھا (اجعل لنا الٰھاً کما لھم آلھۃ)، اللہ تعالیٰ کی ناشکری، باطل بے فائدہ اور بے بنیاد اعمال (وباطل ماکانو یعملون)، حقیقی پرستش کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات، بنی اسرائیل کو ماضی کی یاد دہانی (اذ انجیئکم من آل فرعون یسومونکم سوء العذاب)۔

قوم فرعون کی شامت اعمال

اعمال کا خمیازہ

قوم فرعون کی نفسیات:

اچھائی کا کریڈٹ صرف اپنے لئے جبکہ غلطیوں کی ذمہ داری دوسروں پر

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ (اعراف۔131)

مگر اُن کا حال یہ تھا کہ جب اچھا زمانہ آتا تو کہتے کہ ہم اِسی کے مستحق ہیں، اور جب برا زمانہ آتا تو موسیٰؑ اور اس کے ساتھیوں کی نحوست بتلاتے۔ یاد رکھو! ان کی بد شگونی (یعنی شامت اعمال) کے اسباب اللہ کے علم میں ہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

In times of prosperity, they said, “This is what we deserve,” but in adversity, they attributed it to the misfortune of Moses and those who followed him. Surely all is destined by Allah. Yet most of them did not know. (7:131)

قوم فرعون کی ہٹ دھرمی اور قبول حق سے صاف انکار

قوم فرعون پر عذاب کی مختلف اقسام

فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمُ الطُّوۡفَانَ وَالۡجَرَادَ وَالۡقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسۡتَكۡبَرُوۡا وَكَانُوۡا قَوۡمًا مُّجۡرِمِيۡنَ۔ (اعراف۔133)

آخرکار ہم نے ان پر طوفان بھیجا، ٹڈی دل چھوڑے، سرسریاں پھیلائیں، مینڈک مسلط کیے، اور خون برسایا۔ یہ سب نشانیاں (بطور عذاب) الگ الگ کر کے دکھائیں، مگر انہوں نے تکبر و سرکشی اختیار کیے رکھی۔ وہ بڑے ہی مجرم لوگ تھے۔

So, We plagued them with floods, locusts, lice, frogs, and blood—all as clear signs, but they persisted in arrogance and were a wicked people. (7:133)

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو نو 9 معجزات عطا فرمائے تھے: وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسٰي تِسۡعَ اٰيٰتٍ۔ ان معجزات میں سے سب سے پہلے دو معجزے، عصا اور ید بیضاء کا ظہور فرعون کے دربار میں ہوا اور انہی دو معجزوں کے ذریعہ جادو گروں کے مقابلہ میں موسیٰؑ نے فتح حاصل کی، اس کے بعد ایک معجزہ وہ تھا جس کا ذکر اس سے پہلی آیات میں آچکا ہے کہ قوم فرعون پر ان کی ضد اور کجروی کے سبب قحط مسلط کر دیا گیا۔ باقی معجزات کا بیان مذکورہ آیتوں میں ہے: فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمُ الطُّوۡفَانَ وَالۡجَرَادَ وَالۡقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ۔

قوم فرعون پر مختلف وقفوں سے پانچ عذاب آئے لیکن ان کے دلوں میں جو فرعونیت اور دماغوں میں جو تکبر تھا وہ حق کی راہ میں ان کے لئے زنجیر پا بنا رہا اتنی واضح نشانیاں دیکھنے کے باوجود وہ قوم ایمان کی دولت سے محروم ہی رہے۔

اس آیت سے یہ سبق دینا بھی مقصود ہے کہ بعض دفعہ اللہ کی چھوٹی سی مخلوق کے سامنے انسان بے بس ہو جاتا ہے۔ مچھر (ڈینگی)، کانگو وائرس، کرونا وائرس اور دیگر بے شمار جان لیوا بیکٹیریا اور جراثیم دور جدید میں اس حقیقت کو سمجھنے کیلئے کافی ہیں کہ انسان کی ہلاکت کیلئے ایک چھوٹا سا جرثومہ بھی کافی ہے۔ اللہ کا عذاب بڑی بڑی بلاؤں اور آفات کی شکل میں ہی نہیں آتا بلکہ چھوٹی اور بظاہر معمولی چیزوں کی شکل میں بھی آسکتا ہے۔ انسان بوجود اپنی ساری ٹیکنالوجی کے اس کو روکنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔

قوم فرعون کو مشکل میں موسیٰؑ کے خدا کی یاد

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيۡهِمُ الرِّجۡزُ قَالُوۡا يٰمُوۡسَى ادۡعُ لَـنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنۡدَكَ‌ۚ لَٮِٕنۡ كَشَفۡتَ عَنَّا الرِّجۡزَ لَـنُؤۡمِنَنَّ لَكَ وَلَـنُرۡسِلَنَّ مَعَكَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ۔ (اعراف،133)

اور قوم فرعون پر جب کوئی مشکل وقت آتا تو کہتے: اے موسیٰ! تجھے اپنے رب کی طرف سے جو منصب حاصل ہے اس کی بنا پر ہمارے حق میں دعا کیجئے، اگر تو نے ہم سے یہ مصیبت دور کر دی تو بے شک ہم تجھ پر ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو (بھی آزاد کر کے) تیرے ساتھ بھیج دیں گے۔

Whenever a plague descended on them, they pleaded: O Moses! pray for us to your Lord on the strength of the prophethood He has bestowed upon you. Surely, if you remove this plague from us, we will truly believe in you, and will let the Children of Israel go with you (i.e. will grant freedom to your nation). (7:134)

قوم فرعون کی بار بار توبہ شکنی

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ۔ (اعراف۔135)

اس کے بعد جب ہم نے ایک مدت کے لئے ان سے عذاب کو برطرف کر دیا تو پھر اپنے عہد کو توڑنے والوں میں شامل ہو گئے۔

But as soon as We removed the torment from them, they broke their promise —until they met their inevitable fate (i.e. their drowning in the sea). (7:135)

بالآخر ان پر فیصلہ کن عذاب آیا اور فرعون بمع لشکر غرق ہوا:

فرعون کا انجام

جھوٹی خدائی اور اقتدار کا خاتمہ

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ۔ (اعراف۔136)

تب ہم نے اُن سے انتقام لیا (نافرمانیوں اور بد عہدیوں کی سزا دی) اور انہیں سمندر میں غرق کر دیا کیونکہ انہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تھا اور اُن سے بے پرواہ ہو گئے تھے۔

So, We inflicted punishment upon them, drowning them in the sea for denying Our signs and being heedless of them. (7:136)

جب یہ فرعون اور اس کی قوم اپنی سرکشی اور خود پسندی میں اتنے بڑھ گئے کہ باری تعالیٰ کی بار بار کی نشانیاں دیکھتے ہوئے بھی ایمان لانے سے برابر انکار کرتے رہے تو قدرت نے اس سرکش قوم کو سزا دینے اور نشان عبرت بنانے کا فیصلہ کیا اور پھر بالآخر دست قدرت نے ان سب کو دریا برد کر دیا۔ بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت میں ہجرت کر کے چلے تو دریا ان کے لئے خشک ہو گیا پھر فرعون اور اس کے ساتھی اس میں اترے تو دریا میں پھر روانی آ گئی اور پانی کا ریلہ آیا اور وہ سب بالآخر دریائے قلزم میں غرق ہو گئے: فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل جیسی کمزور اور غلامی میں جکڑی قوم کو زمین کا وارث بنا دیا۔ فرعون اور اس کی قوم کو اپنی فرعونیت کی سزا مل گئی۔ ان سے سے ہرے بھرے باغات پانی کے چشمے، کھیتیاں، عمدہ مقامات چھن گئے۔ بنی اسرائیل کو اپنے صبر کا پھل ملا اور ان کا دشمن سمندر برد ہوا۔

غلام قوم کو آزادی اور نعمتوں بھری سرزمین کی وراثت

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ۔ (اعراف۔137)

اور ہم نے ایک کمزور (اور استحصال زدہ) قوم کو اُس برکتوں والی سرزمین کے مشرق و مغرب کا وارث بنا دیا۔ اس طرح بنی اسرائیل کے حق میں تیرے رب کا وعدہ خیر پورا ہوا کیونکہ اُنہوں نے (فرعونی مظالم پر) صبر سے کام لیا تھا۔ اور جو کچھ فرعون اور اس کی قوم والے بنا رہے تھے ہم نے سب کو برباد کر دیا اور ان کے عالیشان باغات کو بھی ویران کر دیا۔

And ˹so˺ We made the oppressed people successors of the eastern and western lands, which We had showered with blessings. ˹In this way˺ the noble Word of your Lord was fulfilled for the Children of Israel for what they had endured. And We destroyed what Pharaoh and his people constructed and what they established. (7:137)

یعنی بنی اسرائیل کو جن کو فرعون نے غلام بنار کھا تھا اوران پر ظلم روار کھا تھا، اس بناپر وہ فی الواقع مصر میں کمزور سمجھے جاتے تھے کیونکہ مغلوب اور غلام تھے۔ لیکن جب اللہ نے چاہا تو اسی مغلوب اور غلام قوم کو زمین کا وارث بنادیا۔

سرزمین سے مراد قدیم شام کا علاقہ فلسطین ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے عمالقہ کے بعد بنی اسرائیل کو غلبہ عطا فرمایا تھا۔

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ اس آیت میں اشارہ پایا جاتا ہے کہ جب انسان کا مقابلہ کسی ایسے شخص یا جماعت سے ہو جس کا دفاع کرنا اس کی قدرت میں نہ ہو تو ایسے وقت کامیابی اور فلاح کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ مقابلہ نہ کیا جائے بلکہ صبر و تحمل سے کام لے۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ جب کوئی آدمی کسی کی ایذاء کا مقابلہ اس کی ایذاء سے کرتا ہے یعنی اپنا انتقام خود لینے کی فکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اسی کے حوالے کر دیتے ہیں کامیاب ہو یا ناکام، اور جب کوئی شخص لوگوں کی ایذاء کا مقابلہ صبر اور نصرت الٰہی کے انتظار سے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود اس کے لئے راستے کھول دیتے ہیں۔

مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ: فرعون کی صنعت کی تباہی سے مراد اس کے اسلحہ سازی کے کارخانے ہیں جو نیست و نابود کردیئے گئے جن کے ذریعے وہ ایک کمزور قوم پر ظلم و ستم روا رکھتا تھا۔ اسی طرح اس کے باغات اور پر تعیش مقامات بھی ویران ہو کر رہ گئے اور نشان عبرت بن گئے جو عیش و عشرت اور فرعونی لائف سٹائل کی عکاسی کرتے تھے۔

شوق بت پرستی پھر جاگ اٹھا

قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕقَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ۔ (اعراف۔138)

۔انہوں نے کہا: اے موسیٰؑ، ہمارے لیے بھی کوئی ایسا معبود بنادیں جیسے اِن لوگوں کے معبود ہیں۔ موسیٰؑ نے جواب دیا کہ تم لوگ بڑی نادانی کی باتیں کرتے ہو۔

They demanded: O Moses! Make for us a god like their gods. He replied: Indeed, you are a people without knowledge! (7:138)

باطل، بے فائدہ اور بے بنیاد اعمال

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ (اعراف۔139)

یہ لوگ جس طریقہ کی پیروی کررہے ہیں وہ تو فنا ہونے والا ہے اور جو عمل وہ کررہے ہیں وہ بے بنیاد ہے۔

What they follow will be certainly annihilated, and whatever they were doing is untrue. (7:139)

یعنی غیر اللہ کے پجاری جن کے حال نے تمہیں بھی دھوکے میں ڈال دیا ہے، ان کا مقدر اخروی بربادی اور ان کے یہ مشرکانہ افعال باطل اور خسارے کا باعث ہیں۔

حقیقی پرستش کے لائق صرف اللہ کی ذات

قَالَ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ۔ (اعراف۔140)

پھر موسیٰؑ نے کہا: کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور معبود تمہارے لیے تلاش کروں؟ حالانکہ وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں دنیا بھر کی قوموں پر فضیلت بخشی ہے۔

He added: Shall I seek for you a god other than Allah, while He has honoured you above the others? (7:140)

ماضی کی یاددہانی

ساتواں رکوع: وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً۔۔۔ (اعراف۔142)

رکوع کے تفسیری موضوعات

حضرت موسیٰؑ کی کوہ طور پر چلہ کشی، تورات کی تختیاں عطا کی گئیں، چالیس روزہ عبادت، انسان کو اپنے سب کاموں میں تدریج اور آہستگی کی تعلیم، سہولت وتدریج، حضرت موسیٰؑ کی اللہ تعالیٰ سے براہ راست ہمکلامی، موسیٰ کلیم اللہ کا خطاب، تجلیات الٰہی کا مشاہدہ (فلمّا تجلّی ربّہ)، حضرت موسیٰؑ کی خاص فضیلتیں (انی اصطفیتک علی النّاس برسالاتی وبکلامی)، انبیاءؑ کے درجات، تورات کی تختیاں، آسمانی ہدایات (موعظۃ و تفصیلاّ لکل شیء)، احکام الٰہی سے اعراض وغفلت، آسمانی ہدایت سے اعراض کا نتیجہ: بے وقعت اعمال (خبطت اعمالھم)، خبط عمل سے کیا مراد ہے؟ اخلاص نیت کے بغیر کیا گیا عمل بے کار ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کوہ طور پر چلہ کشی

تورات کی تختیاں عطا کی گئیں

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ۔ (اعراف۔142)

ہم نے موسیٰؑ کو تیس شب وروز کے لیے (کوہ سینا پر) طلب کیا اور بعد میں دس دن کا اور اضافہ کر دیا، اِس طرح اُس کے رب کی مقرر کردہ مدت پورے چالیس دن ہو گئی۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے بھائی ہارون (علیہ السلام) سے کہا کہ میرے بعد ان کا انتظام رکھنا اور اصلاح کرتے رہنا اور بدنظم لوگوں کی رائے پر عمل مت کرنا۔

We appointed for Moses thirty nights then added another ten—completing his Lord's term of forty nights. Moses commanded his brother Aaron: Take my place among my people, do what is right, and do not follow the path of those who create mischief. (7:142)

Prophet Moses was summoned by God to Mount Sinai in order that he might receive the Divine Guidance for his community. He completed forty days devoted himself to worshipping, fasting, meditation and reflection and thus develop the ability to receive the revelation which was to put a very heavy burden upon him. When he completed his appointed term, he was given the Tablets of Torah containing complete guidance.

حضرت موسیٰؑ کا چلہ ذوالقعدہ کا پورا مہینہ اور ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں پر مشتمل تھے۔ اس لحاظ سے حضرت موسیٰؑ کی کوہ طور پر چالیس دن کی مدت دس ذوالحجہ کو یعنی عیدالاضحیٰ والے دن پوری ہوئی۔ اس چالیس روزہ مدت کی تکمیل پر انہیں تورات کی تختیاں عطا کی گئیں۔ قرآن مجید کی اختتامی آیت بھی یوم عرفہ ذوالحجہ میں نازل ہوئی تھی: اَلْيَوْمَ اَ كْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ (مائدہ۔3)

اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ حضرت آدمؑ کے زمانہ سے جو دین حق اور نعمت الٰہیہ کا نزول شروع ہوا تھا اور ہر زمانہ اور ہر خطہ کے مناسب حال اس نعمت کا ایک حصہ اولاد آدم کو عطا ہوتا رہا اس آسمانی ہدایت کی تکمیل ہو چکی ہے۔ وہ دین یعنی نعمت اسلام مکمل صورت میں خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کی امت کو عطا کر دی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس عظیم الشان نعمت کی تکمیل کی خوشی میں مسلمان عید مناتے ہیں یعنی عید الاضحیٰ۔

چالیس روزہ عبادت

انسان کو اپنے سب کاموں میں تدریج اور آہستگی کی تعلیم

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے براہ راست ہمکلامی

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَآ اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (اعراف۔143)

اور جب موسیٰ ہمارے مقرر کردہ وقت پر آئے اور ان کے رب نے ان سے کلام کیا تو عرض کیا کہ اے میرے رب مجھے اپنا دیدار عطا کیجئے؟ فرمایا کہ تو مجھے ہر گز نہیں دیکھ سکتا۔ ہاں ذرا سامنے کے پہاڑ کی طرف دیکھ! اگر وہ اپنی جگہ قائم رہ جائے تو مجھے دیکھ سکے گا۔ پھر جب اس کے رب نے پہاڑ کی طرف تجلی کی تو اس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے پھر جب ہوش میں آئے تو عرض کی کہ تیری ذات پاک ہے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

When Moses came at the appointed time and his Lord spoke to him, he asked, “My Lord! Reveal Yourself to me so I may see You.” Allah answered, “You cannot see Me! But look at the mountain. If it remains firm in its place, only then will you see Me.” When his Lord appeared to the mountain, He levelled it to dust and Moses collapsed unconscious. When he recovered, he cried, “Glory be to You! I turn to You in repentance and I am the first of the believers.” (7:143)

حضرت موسیٰ علیہ السلام طور سیناء پر گئے اور وہاں اللہ نے ان سے براہ راست گفتگو کی۔ اللہ تعالیٰ سے براہ راست گفتگو کے اعزاز کی وجہ سے انہیں موسیٰ کلیم اللہ کہا جاتا ہے۔ یہ ایک خاص ٹائٹل ہے جو ان کو نصیب ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل میں اللہ کو دیکھنے یعنی دیدار الٰہی کا شوق پیدا ہوا جس کا اظہار انہوں نے رَبِّ اَرِنِی کہہ کر کیا۔ جس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لَنْ تَرٰنِی کہ تو مجھے ہر گز نہیں دیکھ سکتا۔

حضرت موسیٰؑ سے اللہ تعالیٰ کا کلام

چالیس روزہ عبادت

تجلیّات الٰہی کا مشاہدہ

حضرت موسٰی علیہ السلام کی خاص فضیلت

نبوت سے سرفرازی اور اللہ تعالٰی سے ہمکلامی

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَ بِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ۔ (اعراف۔144)

(اللہ نے) فرمایا: موسٰیؑ میں نے تم کو اپنے پیغام اور اپنے کلام سے لوگوں سے ممتاز کیا ہے۔ تو جو میں نے تم کو عطا کیا ہے اسے تھام لو اور (میرا) شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔

[Allah] said, "O Moses, I have chosen you over the people with My messages and My words [to you]. So, take what I have given you and be among the grateful. (7:144)

حضرت موسیٰؑ کو دوہری نعمت عطا ہوئی یعنی رسالت اور اللہ تعالٰی سے براہ راست ہم کلامی۔

انبیاء کے درجات

ہمارے نبی حضور ﷺ تمام اول و آخر نبیوں کے سردار ہیں۔ آپؐ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ آپؐ خاتم النبین ہیں۔ اللہ تعالٰی نے آپؐ پوری انسانیت کی طرف قیامت تک کیلئے نبی اور رسول بنا کر بھیجا۔ تمام انبیاء اور رسولوں سے آپ ﷺ کے تابعدار تعداد میں زیادہ ہوں گے۔

فضیلت کے اعتبار سے آپ ﷺ تمام انبیاءؑ سے پہلے نمبر پر ہیں۔

فضیلت کے اعتبار سے آپؐ کے بعد سب سے افضل حضرت ابراہیمؑ ہیں جو خلیل اللہ تھے۔

پھر ان کے بعد فضیلت کے اعتبار سے حضرت موسیٰؑ ہیں جو کلیم اللہ تھے۔

تورات کی تختیاں

آسمانی ہدایات

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۗ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ۔ (اعراف۔145)

اس کے بعد ہم نے موسیٰؑ کو ہر شعبہ زندگی کے متعلق نصیحت اور ہر پہلو کے متعلق واضح ہدایت تختیوں پر لکھ کر دے دی اور اس سے کہا: اِن ہدایات کو مضبوط ہاتھوں سے سنبھال اور اپنی قوم کو حکم دے کہ ان کے بہتر مفہوم کی پیروی کریں۔ میں عنقریب تمہیں نافرمانوں کا مقام دکھاؤں گا۔

And We ordained for Moses in the Tablets all manner of admonition, and instruction concerning all things, and said to him: Hold to these, with all your strength. and bid your people to follow them in accord with their best understanding. I shall soon show you the habitation of the wicked. (7:145)

The Tablets of Moses were made of stone. The act of writing on these tablets is attributed to God. It is not possible to ascertain whether the actual act of writing on tablets was performed by God directly, or by God in the sense of His assignment of the task to some angel or to Moses.

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ: اور ہم نے موسیٰؑ کو تورات تختیوں پر لکھ کر دی۔ یہ تختیاں پتھر کی سلیں تھیں، اور ان تختیوں پر لکھنے کا فعل اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ لیکن اس کی تفصیل موجود نہیں کہ آیا ان تختیوں پر کتابت کا کام اللہ تعالیٰ نے براہ راست اپنی قدرت سے کیا تھا، یا کسی فرشتے سے یہ خدمت لی تھی، یا خود حضرت موسیٰؑ کا ہاتھ استعمال فرمایا تھا۔

احکامِ الٰہی سے اعراض و غفلت

الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ۔۔: جو لوگ ناحق اللہ کی زمین پر سرکشی کرتے ہیں۔ سرکشی اور تکبر کا نتیجہ ہمیشہ محرومی ہوتا ہے ایسے لوگوں کو حق سمجھنے، اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔ قانون فطرت یہی ہے کہ ایسے لوگ کسی عبرت ناک چیز سے عبرت اور کسی سبق آموز شے سے سبق حاصل نہیں کر سکتے۔

تکبر کی تعریف: تکبّر کرنا قرآن مجید اس معنی میں استعمال کرتا ہے کہ بندہ اپنے آپ کو بندگی کے مقام سے بالاتر سمجھنے لگے اور اللہ کے احکام کی پرواہ نہ کرے، اور ایسا طرز عمل اختیار کرے گویا کہ وہ رب کو رب ہی نہ سمجھے۔

حدیث: تکبر کی تعریف ایک حدیث مبارکہ میں اس طرح بیان کی گئی ہے: الکبر بطر الحق و غمط الناس۔

آسمانی ہدایت سے انحراف کا نتیجہ: بے وقعت اعمال

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

(اعراف۔147)

ہماری نشانیوں کو جس کسی نے جھٹلایا اور آخرت کی پیشی کا انکار کیا اُس کے سارے اعمال ضائع ہو گئے۔ یہ جیسے عمل کرتے ہیں ویسا ہی ان کو بدلہ ملے گا۔

The deeds of those who deny Our signs and the meeting ˹with Allah˺ in the Hereafter will be in vain. Will they be rewarded except for what they have done? (7:147)

The acceptance of deeds by God is subject to two conditions. Firstly, one’s acts should be in accordance with the Qur’an and Sunnah. Secondly, the deeds should be done to please God only. If these conditions are not fulfilled, a person’s acts will have no reward. He who acts only to obtain worldly success, is neither entitled to nor should expect any reward from God in the Hereafter.

حبط عمل سے کیا مراد ہے؟

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ: اُس کے سارے اعمال ضائع ہو گئے۔ اللہ تعالٰی کے ہاں انسانی سعی و عمل کے بار آور ہونے کا انحصار بالکل دو چیزوں پر ہے۔ ایک یہ کہ وہ سعی و عمل اخلاص اور رضائے الٰہی کے مطابق ہو جس میں دنیا کے بجائے آخرت میں سرخروئی مطلوب ہو۔ دوسرا وہ عمل شرعی قواعد و ضوابط کے مطابق ہو۔ یہ دو شرطیں جہاں پوری نہ ہوں گی وہاں لازماً حبط عمل واقع ہو گا۔

آٹھواں رکوع: وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی مِنْۢ بَعْدِهٖ۔۔۔ (اعراف۔148)

رکوع کے تفسیری موضوعات

بچھڑے کو معبود بنانے کا واقعہ، گمراہی پر ندامت اور توبہ، قوم کی گمراہی پر حضرت موسیٰؑ کی ناراضگی(ولما رجع موسٰی الیٰ قومہ غضبان اسفاً)، حضرت موسیٰؑ کی دعا:ربّ اغفرلی ولاخی وادخلنا فی رحمتک،انبیاء کرام کی دعائیں۔

بچھڑے کو معبود بنانے کا واقعہ

گمراہی پر ندامت اور توبہ

قوم کی گمراہی پر موسیٰ علیہ السلام کی ناراضگی

حضرت موسیٰؑ کی دعا

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَ اَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔ (اعراف۔151)

موسیٰؑ نے دعا کی: اے رب، مجھے اور میرے بھائی کی بخشش فرما اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما، تو سب سے بڑھ کر رحیم ہے۔

Dua of Prophet Moses

My Lord! Forgive me and my brother! And admit us into Your mercy. You are the Most Merciful of the merciful. (7:151)

دعا ایک ایسی چیز ہے کہ اس سے کسی کو استغناء نہیں ہو سکتا۔یہی وجہ ہے گناہوں سے معصوم ہستیاں انبیاء کرامؑ کی دعائیں قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عمرہ پر روانہ کرتے وقت فرمایا تھا:یا اخی لن تنسانا من دعائک۔اے میرے بھائی! اپنا دعا کے اندر ہمیں نہ بھولنا۔

نواں رکوع: اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ۔۔۔ (اعراف۔152)

رکوع کے تفسیری موضوعات

شرک وبدعت کا وبال، توبہ کا دروازہ سب کیلئے کھلا ہے، سچی توبہ اور سچا ایمان: اللہ کی رحمت اور مغفرت کا ذریعہ، تورات اپنے وقت میں ذریعہ ہدایت ورحمت تھی، ستّر لوگوں کی کوہ طور پر اجتماعی توبہ، گوسالہ پرستی کے گناہ کی توبہ، کوہ طور پر اللہ کو دیکھنے کا مطالبہ، حضرت موسیٰؑ کی ایک اور دعا: انت ولینا فاغفرلنا وارحمنا ۔۔، دنیا اور آخرت میں بھلائی کی دعا: واكتب لنا فی ھٰذہ الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ۔۔، وسعت رحمت الٰہی (ورحمتی وسعت کل شیء)، اللہ کی رحمت کے مستحق کون لوگ ہیں؟ تورات اور انجیل میں نبی اکرمؐ کی پیشن گوئی کا ذکر (یجدونہ مکتوباً عندھم فی التوراۃ والانجیل)، آسان اور رواداری والا دین، رحمتیں اور آسانیاں بانٹنے والا نبیؐ (ویضع عنھم اصرھم والاغلٰل التی کانت علیھم)، نبی اکرمؐ کے حقوق: ایمان، ادب واحترام، نور ہدایت کی پیروی، نصرت ومدد۔

شرک وبدعت کا وبال

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُفْتَرِيْنَ۔ (اعراف۔152)

بے شک جن لوگوں نے گوسالہ پرستی کی وہ ضرور اپنے رب کے غضب میں گرفتار ہو کر رہیں گے اور دنیا کی زندگی میں بھی ذلیل ہوں گے۔ اور ہم افتراپردازوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔

Those who chosen the calf for themselves will certainly be afflicted with wrath from their Lord as well as disgrace in the life of this world. This is how We reward those who invent falsehood. (7:152)

آخر آیت میں ارشاد فرمایا: وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ۔ یعنی جو لوگ اللہ پر افتراء کرتے ہیں ان کو ایسی ہی سزا دی جاتی ہے، سفیان بن عینیہؒ نے فرمایا کہ جو لوگ دین میں بدعت اختیار کرتے ہیں وہ بھی اس افتراء علی اللہ کے مجرم ہو کر اس سزا کے مستحق ہوتے ہیں (مظہری)

امام مالکؒ نے اسی آیت سے استدلال کر کے فرمایا کہ دین میں اپنی طرف سے بدعات ایجاد کرنے والوں کی یہی سزا ہے کہ آخرت میں بھی غضب الٰہی کے مستحق ہوں گے اور دنیا میں بھی ذلت ورسوائی کے۔ (قرطبیؒ)

توبہ کا دروازہ سب کیلئے کھلا ہے

سچی توبہ اور سچا ایمان: اللہ کی رحمت اور مغفرت کا ذریعہ

وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔
(اعراف۔153)

اور جن لوگوں نے گناہوں والے اعمال کیے پھر (سچی) توبہ کرلی اور (سچے) ایماندار بن گئے تو یقیناً اِس توبہ وایمان کے بعد تیرا رب در گزر اور رحم فرمانے والا ہے۔

Those who commit sins, then repent and become ˹true˺ believers, your Lord will certainly be All-Forgiving, Most-Merciful. (7:153)

سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ توبہ سے ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے چاہے گناہ کفر و شرک اور نفاق و شقاق ہی کیوں نہ ہو۔ (بحوالہ ابن کثیرؒ)

تورات کا نسخہ ہدایت اور رحمت تھا

ستر لوگوں کی کوہ طور پر اجتماعی توبہ

کوہ طور پر اللہ کو دیکھنے کا مطالبہ

بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی کے گناہ کی توبہ کیلئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے ستر آدمی منتخب کیے اور انہیں اجتماعی توبہ اور معذرت کیلئے کوہ طور پر لے گئے مگر وہاں جا کر ان لوگوں نے ایک نیا مطالبہ کر دیا۔ سورۃ بقرۃ میں ہے کہ: لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً۔ اے موسیٰؑ ہم ہر گز تیرا یقین نہیں کریں گے جب تک کہ اپنے روبرو اللہ کو نہ دیکھ لیں۔ اس گستاخانہ مطالبہ پر ان کو صاعقہ یعنی بجلی کی کڑک نے پکڑ لیا۔ جس کی وجہ سے یہ بیہوش ہو کر گر گئے۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ بظاہر ہلاک یا نیم مردہ ہو گئے تھے۔ حضرت موسیٰؑ کو اس واقعہ سے سخت صدمہ پہنچا، اول تو اس لئے کہ یہ لوگ اپنی قوم کے منتخب لوگ تھے۔ دوسرا واپس جا کر اپنی قوم میں کیا جواب دیں گے۔ قوم کے لوگ تو یہ تہمت لگائیں گے کہ موسیٰؑ نے ان سب کو کہیں لے جا کر قتل کرا دیا۔ اس تہمت کے بعد یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ لوگ میری جان کے بھی درپے ہو جائیں گے۔ بہر حال اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا و التجاء سے ان کو نئی زندگی عطا کی گئی۔

موسیٰ علیہ السلام کی ایک اور دعا

اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ۔ (اعراف۔155)

اے ہمارے ربّ! آپ ہی ہمارے سرپرست اعلیٰ ہیں۔ بس ہمیں معاف کردیجیے اور ہم پر رحم فرمایئے، آپ سب سے بڑھ کر معاف فرمانے والے ہیں۔

You are our Guardian. So, forgive us and have mercy on us. You are the best forgiver. (7:155)

دنیا و آخرت میں بھلائی کی دعا

وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ۔ (اعراف۔156)

اور (اے اللہ) ہمارے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی لکھ دیجیے اور آخرت میں بھی۔ بے شک! ہم (ہر معاملے میں) تیری طرف ہی رجوع کرتے ہیں۔

(O, Allah) Ordain for us what is good in this life and the next. Indeed, we have turned to You ˹in repentance˺. (7:156)

وسعت رحمت الٰہی

قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۭ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ۔ (اعراف۔156)

سزا تو میں جسے چاہوں دے سکتا ہوں، مگر میری رحمت ساری چیزوں سے وسیع ہے، اور اُسے میں اُن لوگوں کے حق میں لکھوں گا جو نافرمانی سے پرہیز کریں گے، زکوٰۃ دیں گے اور میری آیات پر ایمان لائیں گے۔

Allah replied: I will inflict My torment on whoever I will. But My mercy encompasses everything. I will ordain mercy for those who shun evil, pay alms-tax, and believe in Our revelations. (7:156)

آیت کا عمومی مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت دنیا میں تو ہر انسان کیلئے عام ہے مگر عالم آخرت اچھے برے کے درمیان امتیاز رکھا گیا ہے۔ آخرت میں رحمت الٰہی کے مستحق صرف وہ لوگ ہوں گے جو چند شرائط کو پورا کریں مثلاً ایمان اور صالح اعمال۔ جو لوگ یہ صفات پوری کرلیں تو ان کے لئے بھی دنیا و آخرت کی بھلائی لکھ دی جائے گی۔

اس آیت کے اگلے حصّے میں فرمایا گیا کہ اللہ کی رحمت کے مستحق کون لوگ ہیں:

فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ: میں اپنی رحمت اُن لوگوں کے حق میں لکھوں گا جو نافرمانی سے پرہیز کریں گے، زکوۃ دیں گے اور میری آیات پر ایمان لائیں گے۔ آیت کا مدعا یہ ہے کہ تم پر اللہ کی رحمت نازل ہونے کے لیے جو شرائط موسیٰؑ کے زمانے میں عائد کی گئی تھیں وہی آج تک قائم ہیں اور دراصل یہ انہی شرائط کا تقاضا ہے کہ تم اس پیغمبر پر ایمان لاؤ، تقویٰ اور خوف خدا اختیار کرو، اللہ کے راستے میں مال خرچ کرو۔

تورات اور انجیل میں نبیؐ کی پیشن گوئی کا ذکر

اَ لَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِى التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ۔ (اعراف۔157)

(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسولؐ کی پیروی کرتے ہیں جو نبی اُمی ہیں جن (کے اوصاف) کو وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔

Those who follow the Messenger, the unlettered Prophet, whom they find written [i.e., described] in what they have of the Torah and the Gospel. (7:157)

پچھلی آیت میں حضرت موسیٰؑ کی دعا کے جواب میں ارشاد ہوا تھا کہ یوں تو اللہ کی رحمت ہر چیز ہر شخص کے لئے وسیع ہے آپ کی موجودہ امت بھی اس سے محروم نہیں، لیکن مکمل نعمت و رحمت کے مستحق وہ لوگ ہوں گے جو ایمان و تقویٰ اور دوسری مطلوبہ صفات کو پورا کریں۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ ان شرائط پر پورے اترنے والے کون لوگ ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو نبی امی ﷺ کی اتباع کریں گے۔ اس ضمن میں حضور اکرم ﷺ کے چند خصوصی فضائل کا بھی ذکر فرما کر آپؐ کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ فلاح آخرت کے لئے ایمان کے ساتھ اتباع سنّت ضروری ہے۔

آسان اور رواداری والا دین

رحمتیں اور آسانیاں بانٹنے والا نبیؐ

يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ۔ (اعراف۔157)

وہ انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے، بدی سے روکتا ہے، ان کے لیے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے، اور ان پر سے وہ بوجھ اتارتا ہے جو اُن پر لدے ہوئے تھے اور وہ بندشیں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔

Easy and Tolerant Faith

He (Prophet Mohamad) enjoins upon them what is right and prohibits them from what is wrong and makes permissible for them what is good and forbids them from what is evil and relieves them of their burden and the shackles which were upon them. (7:157)

نبی اکرم ﷺ کے حقوق

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

(اعراف۔157)

پس جو لوگ اس (رسولؐ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نورِ (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔

Those who have believed in him, honoured him, supported him, and followed the light which was sent down with him – it is those who will be the successful. (7:157)

یہاں فلاح پانے کے لئے چار شرائط کا ذکر کیا گیا:

1۔ آپ ﷺ پر ایمان

2۔ آپ ﷺ کا ادب و احترام،

3۔ آپ ﷺ کے لائے ہوئے نورِ ہدایت کی پیروی

4۔ آپ ﷺ کے پیغام کو پھیلانے میں آپکی نصرت ومدد

دسواں رکوع: قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔۔۔ (اعراف۔158)

رکوع کے تفسیری موضوعات

النبی العالم اور النبی الخاتم ﷺ، ساری انسانیت کی ہدایت کا مشن: وارسلت الی الخلق کافّة، بنی اسرائیل کے اچھے لوگوں کی تعریف(ومن قوم موسیٰ امّة یهدون بالحق)، معجزات موسیٰؑ، قوم موسیٰؑ پر انعامات اوراحسانات، حضرت موسیٰؑ کی پانی کی دعا، بارہ چشموں کا جاری ہونا، احسانات کے جواب میں کفران نعمت، ناشکری۔ اوراس کے نتیجے میں مسکنت اور ذلت کا ذکر، حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ(کلو من طیبٰت ما رزقنٰکم)، ارض مقدس میں توبہ و استغفار کرتے ہوئے داخلہ(وادخلو الباب سجداً)، انعامات کا جواب ناشکری اوراحسان فراموشی، حکم الٰہی کو بدلنے کی سزاء۔

النبی العالم اور النبی الخاتم ﷺ

ساری انسانیت کی ہدایت کا مشن

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔(اعراف۔158)

(اے محمدؐ) آپؐ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجاہوا رسول ہوں۔

Say, ˹O Prophet˺ O humanity! I am Allah's Messenger to you all. (7:158)

یہ آیت نبی کریم ﷺ کی عالمگیر رسالت کی تصدیق کرتی ہے۔اس میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریمؐ کو حکم دیاہے کہ آپؐ فرمادیجیئے کہ اے ساری دنیا کے انسانو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔اس سے معلوم ہواکہ آپؐ ساری انسانیت کی ہدایت کا مشن لے کر آئے تھے۔اب ہدایت حاصل کرنے کیلئے محسن انسانیت ﷺ کی پیروی ضروری ہے۔

امام ابن کثیرؒ نے فرمایا کہ اس آیت سے عقیدہ ختم نبوت کی طرف اشارہ ہے، کیونکہ جب آپ کی بعثت ورسالت قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے اور پورے عالم کے لئے عام ہوئی تو اب کسی دوسرے جدید نبی ورسول کی ضرورت باقی نہیں رہتی، اسی لئے آخر زمانہ میں حضرت عیسیٰؑ تشریف لائیں گے تو وہ بھی شریعت محمدی پر عمل کریں گے۔

اس آیت کی بہترین تفسیر درج ذیل حدیث ہے:

حدیث: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے دیگر انبیاء پر چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے۔ میں جوامع الکلم سے نوازا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔ اور میرے لئے اموال غنیمت حلال کئے گئے ہیں اور میرے لئے ساری روئے زمین پاک کر دی گئی اور سجدہ گاہ یعنی نماز کیلئے موزوں بنادی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں اور میری آمد سے انبیاء کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے یعنی میں خاتم النبییّن ہوں۔ (مسلم، ترمذی)

بنی اسرائیل کے اچھے لوگوں کی تعریف

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰى أُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ۔ (اعراف۔159)

موسیٰؑ کی قوم (یعنی بنی اسرائیل) میں ایسے لوگ بھی ہیں جو حق کے راستے کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اور معاملات میں بھی عدل وانصاف کے مطابق چلتے ہیں۔

There are some among the people of Moses who guide with the truth and establish justice accordingly. (7:159)

The purpose of the verse is to emphasize that all members of Banu Israel are not same. There are good people in this community who are righteous, and deal matters with justice and fairness.

اس آیت کا مدعا یہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی قوم یعنی بنی اسرائیل کے سارے لوگ برائی اور سرکشی میں مبتلا نہیں تھے بلکہ ان میں نیکوکار، حق پرست اور انصاف پسند لوگ بھی تھے۔

معجزات موسٰی

قوم موسیٰؑ پر انعامات اور احسانات

ان آیات سے ملتی جلتی آیات اس سے پہلے سورۃ البقرہ میں بھی گذر چکی ہیں۔ان دونوں مقامات پر آیات کے الفاظ میں معمولی ردوبدل قرآن مجید کی ادبی لطافت کی دلیل ہے۔

حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ۔ (الاعراف۔160)

ہم نے جو پاکیزہ نعمتیں تمھیں دی ہیں انہیں کھاؤ۔

Eat from the good things We have provided for you. (7:160)

ارض مقدس میں توبہ واستغفار کرتے ہوئے داخلہ

انعامات کا جواب ناشکری اور احسان فراموشی

حکم الٰہی کو بدلنے کی سزاء

گیارہوں رکوع: وَسْــَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ۔۔۔ (اعراف۔163)

رکوع کے تفسیری موضوعات

اصحاب السبت کا تذکرہ، ہفتے والے کون تھے؟ آزمائش، حیلہ سازی کی مذمت، قصّے میں سبق، فریضہ دعوت و تبلیغ کیلئے نصیحت، فساق وفجار کی اصلاح کی امید ہر وقت رکھنی چاہیئے، اصلاح سب استطاعت، مصلحین کو نجات، فاسقین کو سزاء، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا انجام ذلت ورسوائی، عذاب، مغفرت اور رحمت، اچھے اور برے لوگ ہر کمیونٹی میں ہوتے ہیں، بنی اسرائیل میں اچھے لوگ بھی تھے، خوشحالی اور بدحالی کی آزمائش (وبلونٰھم بالحسنٰت و السئیات)، نالائق جانشین، مفادپرست، دنیادار اور ناخلف لوگ، اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں ہوتا (انّا لا نضیع اجر المحسنین)، رفع جبل کا واقعہ، پہاڑ کا سایہ، انوکھا سجدہ۔

اصحاب السّبت کا تذکرہ

وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اِذْ يَعْدُوْنَ فِى السَّبْتِ اِذْ تَأْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَأْتِيْهِمْ ۛ كَذٰلِكَ ۛ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ۔ (اعراف۔163)

اور آپ ان سے اس بستی کا حال دریافت فرمائیں جو سمندر کے کنارے واقع تھی، جب وہ لوگ سبت (ہفتہ) کے دن احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرتے تھے اور یہ کہ مچھلیاں سبت ہی کے دن ابھر ابھر کر سطح پر اُن کے سامنے آتی تھیں اور سبت کے سوا باقی دنوں میں نہیں آتی تھیں یہ اس لیے ہوتا تھا کہ ہم ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے ان کی آزمائش کر رہے تھے۔

Ask them ˹O Prophet˺ about ˹the people of˺ the town, which was by the sea, who broke the Sabbath. During the Sabbath, ˹abundant˺ fish would come to them clearly visible, but on other days the fish were never seen. In this way We tested them for their rebelliousness. (7:163)

ہفتے والے کون تھے؟

سبت ہفتہ کے دن کو کہتے ہیں۔ یہ دن بنی اسرائیل کے لیے مقدس قرار دیا گیا تھا اور اللہ تعالٰی نے بنی اسرائیل کو بطور آزمائش تاکید کی تھی کہ اس دن کی حرمت اور تقدس قائم رکھیں، اس روز کوئی دنیوی کام نہ کیا جائے، گھروں میں آگ تک نہ جلائی جائے، شکار نہ کریں، مچھلیاں نہ پکڑیں، جانوروں اور غلاموں سے کوئی خدمت نہ لی جائے لیکن بنی اسرائیل نے آگے چل کر اس شرعی قانون کی علانیہ خلاف ورزی شروع کر دی۔ جس کے نتیجے میں عذاب الٰہی کے مستحق ٹھہرے۔

بعض مفسرین کے نزدیک اصحاب السبت یعنی ہفتے والے لوگوں کی یہ بستی بحر قلزم کے کنارے واقع تھی۔۔ اس بستی یا شہر کا نام ایلہ تھا۔ اس کے باشندوں کو حکم ملا تھا کہ یہ ہفتہ کے دن کی حرمت کریں اور اس دن شکار نہ کھیلیں، مچھلیاں نہ پکڑیں۔ مگر انہوں نے اللہ کے حکم کو ماننے کے بجائے حیلہ سازی شروع کر دی۔ یہ جمعہ والے دن جال لگاتے، ہفتہ والے دن مچھلیاں جال میں خود بخود پھنستی رہتیں۔ یہ لوگ پھر اتوار والے دن جال نکال لیتے۔ اس طرح یہ عملاً اللہ کے حکم کا مذاق اڑاتے رہے۔ اس جرم اور حیلہ سازی پر اللہ تعالٰی نے ان کی شکلیں بدل دیں۔

حدیث: ایک حدیث مبارکہ کے اندر نبی کریم ﷺ نے ایسی حیلہ سازی سے اپنی امّت کو بھی متنبہ فرمایا: کہ اصحاب السبت یعنی ہفتے والوں کی طرح تم بھی حیلے کر کے اللہ کے حرام کو حلال نہ کر لینا۔ (بحوالہ ابن کثیرؒ)

فریضہ دعوت وتبلیغ کیلئے اہم نصیحت

جس بستی کے لوگوں کا یہاں ذکر ہورہا ہے ان میں تین طرح کے لوگ تھے:

1۔ایک وہ لوگ تھے جو حیلہ سازی سے اللہ تعالٰی کے حکم سبت کی خلاف ورزی کر رہے تھے۔

2۔دوسرے وہ لوگ تھے جو حیلہ سازی کے اس عمل کے خلاف تھے۔اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے انہیں اس عمل سے روکنے کی کوشش کرتے تھے۔

3۔تیسرے وہ لوگ تھے جو حکم سبت کی خلاف ورزی کرنے والوں کی اصلاح سے مایوس ہو چکے تھے۔اگرچہ خود تو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے تھے مگر دوسروں کو اس گناہ سے منع بھی نہیں کرتے تھے۔یعنی دوسروں کی گمراہی اور حیلہ سازی پر انہیں کوئی اعتراض نہیں تھا۔

اس آیت میں اس تیسری قسم کے لوگوں کا ذکر ہورہا ہے جو خاموش تماشائی تھے۔جو خود تو اس حیلے کا ارتکاب نہیں کرتے تھے مگر دوسروں کو اس گناہ سے منع بھی نہیں کرتے تھے۔یعنی دوسروں کی گمراہی اور حیلہ سازی پر انہیں کوئی اعتراض نہیں تھا یا شاید حیلہ سازوں کو سمجھا سمجھا کر ان کی اصلاح سے مایوس ہو چکے تھے۔انہوں نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے والوں کو کہا کہ ان حیلہ سازوں کو دعوت وتبلیغ کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ یہ سنتے تو کسی کی نہیں ہیں۔اللہ کے عذاب کیلئے تیار بیٹھے ہیں۔لہٰذا ان کو دعوت وتبلیغ کرکے اپنا وقت ضائع نہ کرو۔

اس سے ایک سبق یہ بھی ملتا ہے کہ جس معاشرے میں علانیہ احکام الٰہی کی خلاف ورزی ہوتی ہے اس کا کوئی باشندہ محض اس بنا پر مواخذہ سے بری نہیں ہوسکتا کہ اس نے خود خلاف ورزی نہیں کی،بلکہ اسے اپنے رب کے سامنے اپنی صفائی پیش کرنے کے لیے لازماً اس بات کا ثبوت فراہم کرنا ہوگا کہ وہ اپنی حد استطاعت تک اصلاح کی کوشش کرتا رہا۔قرآن میں فرمایا گیا ہے کہ واتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً۔ ڈرو اس فتنہ سے جس کے وبال میں خصوصیت کے ساتھ صرف وہی لوگ گرفتار نہیں ہوں گے جنہوں نے تم میں سے اس کا ارتکاب کیا ہوگا۔یعنی اس فتنے پر خاموش تماشائی بننے والوں کا بھی احتساب ہوگا۔

مصلحین کو نجات،فاسقین کو سزاء

اللہ تعالٰی کی نافرمانی کا انجام ذلت ورسوائی

اس آیت سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ ہمیشہ دینی احکامات کو سنجیدگی سے لینا چاہیے۔ان کے اندر حیلہ سازی کر کے ان پر عمل نہ کرنا اللہ کے غیض وغضب کو دعوت دینے والی بات ہے۔اس آیت سے فقہاء نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ دینی معاملات میں کوئی ایسا حیلہ کرنا جس سے اصل حکم شرعی باطل ہو جائے حرام ہے۔

سرکشی اور نافرمانی پر دائمی عذاب اور رسوائی

عذاب، مغفرت اور رحمت

اچھے اور برے لوگ ہر کمیونٹی میں ہوتے ہیں

بنی اسرائیل میں اچھے لوگ بھی تھے

خوشحالی اور بدحالی اللہ کی آزمائش

وَقَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۖ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّیِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ۔ (اعراف۔168)

اور ہم نے دنیا میں ان کے مختلف طبقات بنائے۔بعض ان میں نیک تھے اور بعض ان میں اور طرح کے تھے۔اور ہم نے ان کی آزمائش انعامات اور مشکلات (دونوں طریقوں) سے کی تا کہ وہ (اللہ کی طرف) رجوع کریں۔

We dispersed them through the land in groups—some were righteous, others were less so. We tested them with prosperity and adversity, so perhaps they would return ˹to the Right Path˺. (7:168)

نالائق جانشین

مفاد پرست، دنیادار اور ناخلف لوگ

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ یَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَیَقُوْلُوْنَ سَیُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ یَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ یَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ یُؤْخَذْ عَلَیْهِمْ مِّیْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا یَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِیْهِ ؕ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ (اعراف۔169)

پھر اگلی نسلوں کے بعد ایسے ناخلف لوگ جانشین ہوئے جو کتاب کے وارث بنے مگر (دین فروشی کرکے) دنیاوی مال (بطور رشوت) لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عنقریب ہماری بخشش ہو جائے گی۔اور اگر ایسا ہی مال دوبارہ ان کے ہاتھ لگ جائے تو اسے بھی بے دریغ لے لیں گے۔کیا ان سے کتاب میں عہد نہیں لے لیا گیا تھا کہ اللہ کے بارے میں حق سچ کے سواء کچھ نہ کہو۔اور یہ خود کتاب میں پڑھ چکے ہیں جو اس میں لکھا ہے۔اور آخرت کا گھر متقی لوگوں کے لیے بہتر ہے۔کیا تم اتنی سی بات نہیں سمجھتے؟

Then they were succeeded by other generations who inherited the Scripture. They indulged in unlawful gains, claiming, "We will be forgiven ˹after all˺." And if similar gain came their way, they would seize it. Was a covenant not taken from them in the Scripture that they would not say anything about Allah except the truth? And they were already well-versed in its teachings. But the ˹eternal˺ Home of the Hereafter is far better for those mindful ˹of Allah˺. Will you not then understand? (7:169)

اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں جاتا

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ۔(اعراف۔170)

اور جو لوگ کتاب اللہ کے پابند ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں، یقیناً ایسے نیک کردار لوگوں کا اجر ہم ضائع نہیں کریں گے۔

But those who hold fast to the Book [i.e., the Quran] and establish prayer – surely, We never discount the reward of those acting righteously. (7:170)

اس آیت کے چند نکات قابل غور ہیں: اوّل یہ کہ کتاب سے مراد اس میں وہی کتاب ہے جس کا ذکر پہلے آ چکا ہے یعنی تورات، اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہر آسمانی کتاب تورات، انجیل، قرآن سب اس سے مراد ہوں۔

دوسری بات اس آیت سے یہ معلوم ہوئی کہ اللہ تعالٰی کی کتاب کو صرف اپنے پاس احتیاط اور تعظیم کے ساتھ رکھ لینے سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہوتا بلکہ اس کے احکام کی پابندی مطلوب ہے۔شاید اسی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے اس آیت میں کتاب کے لینے یا پڑھنے کا ذکر نہیں، ورنہ یَاْخُذُوْنَ یا یقرءُونَ کا لفظ ہوتا۔اس کی جگہ یُمَسِّکُوْنَ کا لفظ اختیار کیا گیا جس کے معنی ہیں مضبوطی کے ساتھ پوری طرح تھامنا یعنی اس کے احکام کی تعمیل کرنا۔

تیسری بات قابل غور یہ ہے کہ یہاں احکام تورات کی تعمیل اور پابندی کا ذکر تھا اور احکام تورات سینکڑوں ہیں، ان میں سے اس جگہ صرف اقامت صلوۃ کے ذکر پر اکتفاء کیا گیا۔ اس میں اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ کتاب اللہ کے احکام میں سب سے زیادہ اہم اور افضل و اعلیٰ نماز ہے۔

رفع جبل کا واقعہ

پہاڑ کا سایہ

وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (اعراف۔171)

اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب ہم نے پہاڑ کو اٹھا کر سائبان کی طرح ان کے اوپر معلق کر دیا اور وہ گمان کر رہے تھے کہ وہ ان پر آپڑے گا اور اُس وقت ہم نے ان سے کہا تھا کہ جو کتاب ہم تمہیں دے رہے ہیں اسے مضبوطی کے ساتھ تھامو اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اسے یاد رکھو، توقع ہے کہ تم غلط روی سے بچے رہو گے۔

And ˹remember˺ when We raised the mountain over them as if it were a cloud and they thought it would fall on them.1 ˹We said,˺ "Hold firmly to that ˹Scripture˺ which We have given you and observe its teachings so perhaps you will become mindful ˹of Allah˺. (7:171)

The mountain was raised over their heads when Moses came to them with the teachings of the Torah and was met with defiance. So, the mountain was raised as a miracle and a display of Allah's infinite power over them.

This awesome atmosphere was created by God at the time when He made the people enter into a covenant with Him. In order to impress upon them the gravity of the event and the supreme importance of the covenant. It should not be mistakenly assumed, however, that the people of that time were reluctant to make the covenant or were forced to enter into it. In fact, they were all believers and had gone to the Mount merely to make the covenant. The

extraordinary conditions which God created were such as to make them realize that making a covenant with God was not an ordinary matter. They were rather made to feel that they were entering into a covenant with none other than Almighty God and that violating it could spell their disaster.

یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے پاس تورات لائے اور اس کے احکام ان کو سنائے، تو انہوں نے حسب عادت ان پر عمل کرنے سے انکار و اعراض کیا جس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر پہاڑ کو بلند کر دیا جس سے اللہ کی قدرت کا یقین ان کے اندر پیدا ہوا اور انہوں تورات پر عمل کرنے کا عہد کیا۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ رفع جبل کے وقت انہوں نے انوکھا سجدہ کیا تھا۔ جب پہاڑ کو ان کے اوپر معلق کیا گیا تو اسی وقت یہ سب سجدے میں گر پڑے لیکن بائیں آنکھ سجدے میں تھی اور دائیں آنکھ سے اوپر دیکھ رہے تھے کہ کہیں پہاڑ گر نہ پڑے۔

چنانچہ بعد میں ان میں سجدے کا یہی طریقہ رواج پا گیا کیونکہ ان کے فہم کے مطابق اسی طرح کے سجدے نے ان سے عذاب الٰہی کو دور کر دیا تھا۔ (بحوالہ ابن کثیرؒ)

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ قرآن کریم کا عام حکم تو یہ ہے کہ لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ یعنی دین میں جبر و اکراہ نہیں یعنی کسی کو زبردستی دین حق کے قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ مگر اس واقع رفع جبل سے ظاہر ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کو دین کے قبول کرنے پر مجبور کیا گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بات درست ہے کہ کسی غیر مسلم کو اسلام کے قبول کرنے پر کبھی کہیں مجبور نہیں کیا جا سکتا مگر جو شخص مسلمان ہو کر اسلامی عہد و میثاق کا پابند ہو جائے اس کے بعد وہ اگر احکام اسلام کی خلاف ورزی کرنے لگے تو اس خلاف ورزی پر اس سے بازپرس کی جا سکتی ہے۔ اسلامی تعزیرات مسلمانوں کیلئے مقرر کی گئیں ہیں غیر مسلموں کیلئے نہیں۔ لہٰذا بعض مفسرین کے نزدیک لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ کا تعلق صرف غیر مسلموں سے ہے یعنی کسی کو زبردستی مسلمان نہیں بنایا جا سکتا۔ بنی اسرائیل کے اس واقعہ میں کسی کو اسلام قبول کرنے کے لئے مجبور نہیں کیا گیا تھا بلکہ ان لوگوں نے مسلمان ہونے کے باوجود احکام تورات کی پابندی سے انکار کر دیا تھا اس لئے یہ عمل اسلامی اصول لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ کے خلاف نہیں۔

بارہواں رکوع: وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ --- (اعراف۔172)

رکوع کے تفسیری موضوعات

عہد الست اور عہد ازل کا تذکرہ(الست بربّکم)،ہر انسان کے تحت شعور میں ایمان موجود ہے، مفصّل آیات اور رجوع الی اللہ،دین حق کی طرف مراجعت،ہدایت کے بعد گمراہی، بلعم بن باعورہ، مخصوص سوقیانہ کردار کی نشاندہی،لالچی اور خود غرض کردار کی مذمت،اصل ہدایت(رہنمائی)اللہ کی ہدایت،اللہ کی نعمتوں سے عدم انتفاع، سنی ان سنی کرنا،دیکھی ان دیکھی کرنا،عقل وفکر سے عاری لوگ(لهم قلوب لا يفقهون بها ولهم اعين لا يبصرون بها ولهم آذان لا يسمعون بها)جہنم کے مستحق لوگ،اسماءالحسنیٰ:اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام(ولله الاسماء الحسنٰی فادعوه بها)،ہدایت یافتہ لوگ،عدل وانصاف اور شہادت حق۔

عہد الست اور عہد ازل کا تذکرہ

ہر انسان کے تحت شعور میں ایمان موجود ہے

وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛ شَهِدْنَا ۛ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ۔ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ۔(اعراف۔172۔173)

اور(اے نبی!لوگوں کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ)جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی نسل کو پیدا کیا تھا اور انہیں خود ان کے اوپر گواہ بناتے ہوئے پوچھا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟انہوں نے کہا"کیوں نہیں،آپ ہی ہمارے رب ہیں،ہم اس پر گواہی دیتے ہیں"۔یہ ہم نے اس لیے کیا کہ کہیں تم قیامت کے روز یہ نہ کہہ دو کہ ہم تو اس بات سے بے خبر تھے۔ یا یہ نہ کہنے لگو کہ "شرک کی ابتدا تو ہمارے باپ دادا نے ہم سے پہلے کی تھی اور ہم بعد کو ان کی نسل سے پیدا ہوئے،پھر کیا آپ ہمیں اُس قصور میں پکڑتے ہیں جو غلط کار لوگوں نے کیا تھا۔

Presence of Faith in everyone's subconsciousness!

And ˹remember˺ when your Lord brought forth from the loins of the children of Adam their descendants and had them testify regarding themselves. ˹Allah asked˺ "Am I not your Lord?" They replied, "Yes, You are! We testify." ˹He cautioned˺ "Now you have no right to say on Judgment Day, 'We were not aware of this. Nor say, 'It was our forefathers who had associated others ˹with Allah in worship˺ and we,

as their descendants, followed in their footsteps. And would You destroy us for the falsehood they invented?” (7:172,173)

حدیث: اسی مفہوم کو رسول اللہ ﷺ نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ: كل مولود يولد على الفطرة، فأبواه يهودانه وينصرانه۔۔۔ ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنادیتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات کی رو سے یہ فطرت یا دین فطرت یہی رب کی توحید اور اس کا نازل کردہ دین اسلام ہے جس کی تعلیمات قرآن و سنّت کی صورت میں محفوظ اور موجود ہیں۔

فطرت اسلام پر پیدا ہونے کی علماء نے یہ تشریح کی ہے کہ جس وقت اللہ رب العالمین اپنی مخلوق سے اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کا عہد لیا تھا تو اس وقت سب نے اس عہد اور اس کی وحدانیت کا اقرار کیا تھا اس لیے ہر بچہ کی پیدائش اسی اقرار پر ہوتی ہے اور اللہ پر ایمان اس کے تحت شعور میں شروع سے ہی موجود ہوتا ہے۔

نومولود بچہ کے کان میں آذان و تکبیر کہنے کی جو سنّت ہر مسلمان جانتا ہے اور الحمد اللہ پورے عالم اسلام میں جاری ہے، اگرچہ بچہ نہ کلمات کے معنی سمجھتا ہے نہ اس کو بڑا ہونے کے بعد یاد رہتا ہے کہ میرے کان میں کیا الفاظ کہے گئے تھے، اس کی حکمت یہی تو ہے کہ اس کے ذریعہ کانوں کی راہ سے دل میں ایمان کی تخم ریزی کی جاتی ہے، اور اسی کا یہ اثر مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ بڑا ہونے کے بعد اگرچہ یہ اسلام سے کتنا ہی دور ہو جائے مگر اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔

مفصل آیات اور رجوع الی اللہ

دین حق کی طرف مراجعت

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ۔ (اعراف۔174)

اور اسی طرح ہم اپنی آیات کو وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہیں تاکہ لوگ (دین حق کی طرف) رجوع کریں۔

Returning to the Truth!

This is how We make our signs clear, so perhaps they will return ˹to the Right Path˺. (7:174)

ہدایت کے بعد گمراہی

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِىْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ۔(اعراف۔175)

(اور اے محمدؐ)اِن کے سامنے اُس شخص کا حال بیان کرو جس کو ہم نے اپنی آیات کا علم عطا کیا تھا مگر وہ ان کی پابندی سے نکل گیا۔ آخر کار شیطان نے اس کا پیچھا پکڑ لیا تو وہ گمراہوں میں شامل ہو گیا۔

And relate to them ˹O Prophet˺ the story of the one to whom We gave Our signs, but he abandoned them, so Satan took hold of him, and he became a deviant. (7:175)

Bal'am ibn Ba'ûrâ' was a scholar who lived at the time of Prophet Moses but later deviated from the truth and become the follower of Satan.

بعض مفسرینؒ نے اس آیت سے کوئی خاص شخص مراد لیا ہے جسے کتاب الٰہی کا علم حاصل تھا لیکن پھر وہ دنیا اور شیطان کے پیچھے لگ کر گمراہ ہو گیا۔اس کا نام بلعم بن باعورا یا امیّہ بن ابی صلت یا صیفی بن راہب تھا۔یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ شخص بنی اسرائیل کے علماء میں سے تھا،اس کی دعا مقبول ہو جایا کرتی تھی۔بنی اسرائیل سختیوں کے وقت اسے آگے کر دیا کرتے تھے۔اسے حضرت موسیٰؑ نے مدین کے بادشاہ کی طرف اللہ کے دین کی دعوت دینے کیلئے بھیجا تھا مگر اس چالاک بادشاہ نے انعام واکرام یا مکروفریب سے اسے اپنے لوگوں میں شامل کر لیا۔یہ بدنصیب شخص دین موسویؑ کو چھوڑ کر اس کے مذہب میں شامل ہو گیا تھا۔یہ آیت ایسے شخص کے سوقیانہ کردار کے بارے میں متنبہ کرنے کیلئے نازل ہوئی۔اس شخص کی تعیین کے بارے میں اور بھی کئی تاریخی روایات مفسرین نے نقل کی ہیں مگر ان کی کوئی سند موجود نہیں۔

دوسرے مفسرین کے نزدیک یہ آیت عام ہے کیونکہ آیت میں مذکورہ شخص کی تعیین میں کوئی مستند روایت موجود نہیں لہٰذا یہ آیت عمومی ہدایت پر مشتمل ہے جس کا مقصد ایک مخصوص کردار سے آگاہی پیدا کرنا ہے۔ اسی کو حدیث کے الفاظ میں یبیع دینہ بعرض من الدنیا کہا گیا یعنی وہ اپنا دین بیچ کر دنیا خرید لے گا۔لٰہذا جو شخص بھی اس طرز عمل کا حامل ہو گا وہ اس آیت کا مصداق قرار پائے گا۔اعاذنا اللہ منہ

آیت کا سبق

آیت اور اس میں بیان کئے ہوئے واقعہ میں اہل علم کے لئے بہت بڑا سبق اور نصیحت ہے:

اول یہ کہ کسی شخص کو اپنے علم وفضل اور زہد وعبادت پر غرور وتکبر نہیں کرنا چاہئے، حالات بدلتے اور بگڑتے ہوئے دیر نہیں لگتی، جیسے بلعم بن باعوراء کا حشر ہوا۔ لٰہذا اطاعت وعبادت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالٰی کا شکر اور استقامت کی دعا اور کرتے رہنی چاہئے۔

دوسرے یہ کہ ایسی جگہوں سے بھی آدمی کو پرہیز کرنا چاہئے جہاں اس کو اپنے دین کی خرابی کا اندیشہ ہو، خصوصا مال اور اہل وعیال کی محبت میں اس چیز کا خیال رکھنا چاہئے۔

تیسرے یہ کہ مفسد اور گمراہ لوگوں کے ساتھ تعلقات اور ان کا ہدیہ یا دعوت وغیرہ قبول کرنے سے بھی پرہیز کرنا چاہئے، بلعم بن باعورہ اس آزمائش میں ہدیہ قبول کرنے کے سبب مبتلا ہوا تھا۔

لالچی اور خود غرض کردار کی مذمت

Selfish Character

اصل ہدایت (رہنمائی) اللہ کی ہدایت

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔ (اعراف۔178)

جسے اللہ ہدایت بخشے بس وہی راہ راست پاتا ہے اور جس کو اللہ اپنی رہنمائی سے محروم کردے وہی ناکام ونامراد ہو کر رہتا ہے۔

Whoever Allah guides – he is the [rightly] guided; and whoever He sends astray – it is those who are the losers. (7:178)

حدیث: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حاجت کا خطبہ ان الفاظ میں سکھایا:

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله۔ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں ہم اس کی حمد وثناء بیان کرتے ہیں۔

اوراسی سے مدد چاہتے ہیں اوراسی سے ہدایت طلب کرتے ہیں اوراسی سے بخشش مانگتے ہیں۔ہم اپنے نفس کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ لیتے ہیں اوراپنے اعمال کی برائیوں سے بھی۔اللہ کے راہ دکھائے ہوئے کو کوئی بہکا نہیں سکتااوراس کے گمراہ کئے ہوئے کو کوئی راہ راست پرلا نہیں سکتا۔میں گواہی دیتاہوں کہ معبود صرف اللہ ہی ہے وہ اکیلا ہے اس کاکوئی شریک نہیں اور میری گواہی ہے کہ محمد ﷺ اس کے بندے اوراس کے رسول ہیں۔(بروایت عبداللہ مسعود۔مسند احمد)

اللہ کی نعمتوں سے عدم انتفاع

سنی ان سنی کرنا،دیکھی ان دیکھی کرنا

عقل وفکر سے عاری لوگ

جہنّم کے مستحق لوگ

اسماء الحسنیٰ:اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآىِٕهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ (اعراف۔180)

اللہ تعالیٰ اچھے ناموں کا مستحق ہے،اس کو اچھے ہی ناموں سے پکارو اوراُن لوگوں کو چھوڑدو جواس کے نام رکھنے میں کجروی سے کام لیتے ہیں۔جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں اس کا بدلہ وہ پاکر رہیں گے۔

Allah has the most excellent names!

Allah has the Most Beautiful Names. So, call upon Him by them, and keep away from those who abuse His Names. They will be recompensed for what they used to do. (7:180)

ہدایت یافتہ لوگ

عدل وانصاف اور شہادت حق

تیرہواں رکوع: وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ۔۔۔ (اعراف۔182)

رکوع کے تفسیری موضوعات

استکبار کا نتیجہ: بتدریج تباہی، مہلت عمل: اللہ کی رسی دراز ہے، سامان تعیش کی کثرت عتاب الٰہی بھی ہے، استدراج وامہال، نبی اکرمؐ کی نبوت ورسالت پر بیرونی قوتیں اثرانداز نہیں ہو سکتیں، شیطانی ملاوٹ نہیں ہو سکتی، صداقت رسالت پر اللہ کی گواہی، تخلیق کائنات پر غور وفکر، ان کا وقت اجل قریب ہے(قد اقترب اجلهم)، قیامت کا علم، قیامت کب اور کس وقت(انّما علمها عند ربّی)، علامات قیامت: احادیث کی روشنی میں، پوشیدہ امور یعنی علم غیب کی مالک ہستی صرف اللہ تعالیٰ ہے(لا املک لنفسی نفعاً و لاضراً الاّ ماشاء اللہ)۔

استکبار کا نتیجہ: بتدریج تباہی

مہلت عمل: اللہ کی رسّی دراز ہے

سامان تعیش کی کثرت عتاب الٰہی بھی ہے

استدراج وامہال

وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۚ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ۔ (اعراف۔183)

میں ان کو مہلت دیتا ہوں بیشک میری تدبیر کا کوئی توڑ نہیں ہے۔

And I will give them time. Indeed, my scheme is strong (and unfailing). (7:183)

نبی اکرم ﷺ کی نبوت ورسالت پر بیرونی قوتیں اثرانداز نہیں ہوسکتیں

صداقت رسالت پر اللہ کی گواہی

تخلیق کائنات پر غوروفکر

اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ۔ (اعراف۔185)

کیاان لوگوں نے آسمان وزمین کے انتظام پر کبھی غور نہیں کیااور کسی چیز کو بھی جو خدانے پیدا کی ہے آنکھیں کھول کر نہیں دیکھا؟

Reflection on the creation of Universe!

Have they ever reflected on the wonders of the heavens and the earth and everything that Allah has created. (7:185)

وقت اجل قریب ہے

Their appointed time is near

اللہ کی رہنمائی سے محروم لوگ

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ ؕ وَ يَذَرُهُمْ فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ۔ (اعراف۔186)

جس کواللہ رہنمائی سے محروم کردے اُس کے لیے پھر کوئی رہنما نہیں ہے،اور اللہ انہیں ان کی سرکشی ہی میں بھٹکتا ہوا چھوڑدیتا ہے۔

Whoever Allah allows to stray, none can guide, leaving them to wander blindly in their defiance. (7:186)

قیامت کا علم، قیامت کب اور کس وقت؟

حدیث: حضوراکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت اچانک آئے گی جب دنیا کے سارے کام حسب معمول ہورہے ہوں گے، جانوروں والے اپنے جانوروں کے پانی پلانے کے حوض درست کررہے ہوں گے، تجارت والے ناپ تول میں مشغول ہوں گے اس دوران قیامت آجائے گی۔

علامات قیامت (احادیث کی روشنی میں)

پوشیدہ امور یعنی علم غیب کی مالک ہستی صرف اللہ تعالیٰ ہے

Knowledge of the Unknown is with Allah alone!

چودہواں رکوع: هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ۔۔۔ (اعراف۔189)

رکوع کے تفسیری موضوعات

ساری انسانیت ایک کنبہ ہے،ایک ہی باپ،ایک ہی ماں اور تمام نسل آدم(هوالّذی خلقکم من نفس واحده)،مشرکانہ خرافات کی تردید،کفران نعمت،اہل عرب کی جاہلانہ گمراہیوں کی تردید،مخلوق کو خالق کا درجہ نہ دو،غیر اللہ کو استعانت کیلئے پکارنا یا نہ پکارنا برابر ہے،معبودان باطلہ مخلوق ہیں(عباد امثالکم)،غیر اللہ کی عبادت کی تین اقسام:بت پرستی ،مردہ پرستی،مشرکانہ اعتقادات کی پیروی،اللہ ہمارا حامی وناصر،غیر اللہ مدد پر قادر ہی نہیں،غیر اللہ کی بے بسی،اچھے اعمال کی نشاندہی،صاحب خلق عظیم،اخلاق نبوی ﷺ(خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاہلین)،پاکیزہ اخلاق:عفوودرگذر،اچھی باتوں کا حکم،جہلاء سے اعراض،شیطانی وسوسے،تعوّذ اللہ کی پناہ،شیطان کو جھگڑوں میں خاص دلچسپی، شیطان کے بھائی،بصیرت کی روشنیاں(هٰذا بصائر من ربّکم)،تلاوت قرآن کے آداب،قرآن کو توجّہ سے سنو(واذا قری القرآن فاستمعو لہ)،خطبہ جمعہ سننا،جہری نماز میں امام کی قرآت سننا،رب کی یاد صبح وشام دل میں بساؤ(ولا تکن من الغافلین)،ذکر الٰہی کے آداب،ذکر قلبی،ذکر خفی اور ذکر جہری،نیکی کے تکبر سے اجتناب،عبادت میں عاجزی اور اللہ کی حمد وثناء،سجدہ تلاوت کے احکام،سجدہ کی عمومی فضیلت(واسجدواقترب)،حالت سجدہ میں دعا۔

ساری انسانیت ایک کنبہ:ایک ہی گھرانہ یا فیملی

ایک ہی باپ،ایک ہی ماں اور تمام نسل آدم

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ: ساری انسانیت کو ایک جان سے پیدا کیا۔یعنی انسانی زندگی کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے۔اسی لئے انہیں انسان اول اور ابوالبشر کہا جاتا ہے۔

مشرکانہ خرافات کی تردید!

کفران نعمت!

Refute to Polytheistic Customs!

مخلوق کو خالق کا درجہ نہ دو

غیر اللہ کو پکارنا یا نہ پکارنا برابر ہے

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صٰمِتُوْنَ۔(اعراف۔193)

اگر تم انہیں سیدھی راہ پر آنے کی دعوت دو تو وہ تمہاری پیروی نہ کریں، تم خواہ انہیں پکارو یا خاموش رہو، دونوں صورتوں میں تمہارے لیے یکساں ہی رہے۔

False gods have no powers!

And if you call upon them for guidance, they cannot respond to you. It is all the same whether you call them or remain silent. (7:193)

معبودانِ باطلہ تمہاری طرح مخلوق ہی ہیں!

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔(اعراف۔194)

تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر جنہیں پکارتے ہو وہ تو محض بندے ہیں جیسے تم بندے یعنی مخلوق ہو، پھر جب تم انہیں پکارو تو انہیں چاہیے کہ تمہیں جواب دیں (یعنی تمہاری مدد کریں) اگر تم (واقعی انہیں معبود بنانے میں) سچے ہو۔

False gods are creatures like you!

Those whom you invoke other than Allah are creatures like you. So, invoke them. and see if they answer your call, if what you claim is true! (7:194)

اللہ ہمارا حامی و ناصر

اِنَّ وَلِيِّىَ اللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۔ (اعراف۔196)

یقیناً میرا مددگار اللہ تعالیٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل فرمائی اور وہ نیک بندوں کی مدد کرتا ہے۔

Indeed, my protector is Allah, who has sent down the Book; and He helps the righteous. (7:196)

غیر اللہ مدد پر قادر ہی نہیں

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ۔ (اعراف۔197)

بخلاف اِس کے تم جنہیں اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ نہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ خود اپنی مدد کرنے کے قابل ہیں۔

And those whom you invoke other than Allah, they can neither help themselves nor you. (7:197)

غیر اللہ کی بے بسی

اچھے اعمال کی نشاندہی

صاحِب خُلق عظیم

اخلاق نبوی ﷺ

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ۔ (اعراف۔199)

اے نبیؐ! عفوودرگذر کا طریقہ اختیار کرو، نیکی کی تلقین کیے جاؤ، اور جاہلوں سے نہ الجھو۔

The manifestation of all moral excellences

(O, Prophet) Forgive them, enjoin what is good, and turn away from those who act ignorantly. (7:199)

This is the best method to flourish the Mission of Islam into the hearts of people.

اس آیت مبارکہ میں داعی حق کی صفات کو بیان کیا گیا۔

اس آیت کے اندر چار باتوں کا حکم دیا گیا

1: عفوودرگذر

2: اچھی باتوں کا حکم

3: جہلاء سے اعراض

4: شیطانی وسوسے۔ تعوّذ، اللہ کی پناہ

یہ وہ پاکیزہ اخلاق ہیں جن کا مجسم عملی نمونہ خود رسول اللہ ﷺ تھے۔

شیطانی وسوسے

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔(اعراف۔200)

اور اگر تجھے کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے آئے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو، بے شک وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

Seek Allah's protection against Satan!

If you are tempted by Satan (if an evil suggestion comes to you from Satan), then seek refuge with Allah. Surely, He is All-Hearing, All-Knowing. (7:200)

حدیث: حدیث مبارکہ میں ہے کہ دو شخص حضور اکرم ﷺ کے سامنے لڑ جھگڑ رہے تھے اور ایک شخص غصہ میں بے قابو ہو رہا تھا، آپؐ نے اس کو دیکھ کر فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص وہ کلمہ کہہ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے۔ پھر فرمایا کہ وہ کلمہ یہ ہے: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ اس شخص نے حضور اکرمؐ سے سن کر فوراً یہ کلمہ پڑھ لیا تو فوراً ہی سارا غصہ اور اشتعال ختم ہو گیا۔

شیطانی وسوسے نیک لوگوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے

شیطان کے بھائی

بصیرت کی روشنیاں

هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ۔ (اعراف۔203)

یہ بصیرت کی روشنیاں ہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو اِسے قبول کریں۔

Quran: The book of insights

This ˹Quran˺ is an insight from your Lord - a guide and a mercy for those who believe. (7:203)

تلاوت قرآن کے آداب

قرآن کو توجّہ کے ساتھ سنو

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (اعراف۔204)

جب قرآن تمہارے سامنے پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو، شاید کہ تم پر بھی رحمت ہو۔

Etiquette of listening Quran!

When the Quran is recited, listen to it attentively and be silent, so you may be shown mercy. (7:204)

رب کی یاد صبح وشام دل میں بساؤ

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ۔ (اعراف۔205)

اے نبیؐ: اپنے پروردگار کو صبح وشام یاد کیا کرو، دل ہی دل میں عاجزی اور خوف سے اور پست آواز سے۔اور تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جانا جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

Remember Allah frequently!

Remember your Lord inwardly with humility and reverence and in a moderate tone of voice, both morning and evening. And do not be one of the heedless. (7:205)

Verbal and Non-Verbal Dhikr

اس سے پہلی آیات میں تلاوت قرآن مجید کے آداب کا بیان تھا۔ان آیات میں مطلق ذکر اللہ کے آداب کا بیان ہے جس میں انفرادی تلاوت قرآن بھی شامل ہے۔

ذکر خفی اور ذکر جہر کے احکام

اللہ کی برگزیدہ ہستیوں کی صفات:

نیکی کے تکبر سے اجتناب

عبادت میں عاجزی اور اللہ کی حمد وثناء

Verse of Sajdah (Prostration)

سورہ الاعراف کی آخری آیت **آیت سجدہ** کہلاتی ہے۔اس آیت کی تلاوت پر سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ تلاوت کرنے والے پر بھی اور تلاوت سننے والے پر بھی۔

حدیث: مسلم میں بروایت حضرت ابوہریرہ منقول ہے کہ جب ابن آدم کوئی آیت سجدہ پڑھتا ہے اور پھر سجدہ تلاوت کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا بھاگتا ہے اور کہتا ہے کہ ہائے افسوس انسان کو سجدہ کرنے کا حکم ملا اور اس نے تعمیل کر لی تو اس کا ٹھکانہ جنت ہوا، اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا میں نے نافرمانی کی تو میرا ٹھکانہ جہنم ہوا۔

قرآن مجید میں کل **چودہ سجدے** والی آیات ہیں۔ یہ آیت ان میں پہلی ہے۔

سجدہ تلاوت کے احکامات

قرآن کریم کی تلاوت کے احکام میں سے ایک حکم سجدہ تلاوت بھی ہے۔

جب بھی سجدے والے والی آیت پڑھی جائے یا سنی جائے تو سجدہ تلاوت لازم (واجب) ہو جاتا ہے۔

سجدہ تلاوت کا طریقہ

سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلا جائے۔ سجدہ میں تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہہ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے سر اٹھا لے۔ سجدہ تلاوت کے بعد سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں، بس سجدہ تلاوت ادا ہو گیا۔

سجدہ کی عمومی فضیلت

حدیث: صحیح مسلم میں بروایت حضرت ابوہریرہ منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ اپنے رب کے ساتھ سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب کہ بندہ سجدہ میں ہو، اس لئے تم سجدہ کی حالت میں خوب دعا کیا کرو کہ اس کے قبول ہونے کی بڑی امید ہے۔

یہاں یہ بات یاد رہے کہ **تنہا سجدہ** کوئی معروف عبادت نہیں، اس لئے امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک کثرت سجود سے مراد یہ ہے کہ کثرت سے نوافل پڑھا کریں، جتنی نماز زیادہ ہو گی اتنے زیادہ سجدے ہوں گے۔

سورۃ الانفال

Chapter - 8: The Bounties

Meaning those things which acquired in addition to victory

سورہ انفال مدنی سورت ہے اور اس کی 75 آیات ہیں۔

غزوہ بدر پر مکمل تبصرہ

سورۃ انفال مدنی سورت ہے۔اس سے پہلی سورت یعنی سورۃ اعراف میں قرآن وسنّت کی پیروی اور نبی اکرم ﷺ کے دعوتی مشن کا بیان تھا۔اس کے علاوہ معاشرتی زندگی کے آداب کو بیان کیا گیا اور فسادفی الارض کی نشاندہی کی گئی تھی۔

اس سورت یعنی سورۃ انفال میں زیادہ تر مضامین غزوہ بدر کے موقع پر مسلمانوں کی عظیم الشان کامیابی جو اہل اسلام کے لئے احسان وانعام تھا اس کو بیان کیا گیا۔چونکہ اس انعام کی سب سے بڑی وجہ مسلمانوں کا خلوص اور للّٰہیت اور ان کا باہمی اتفاق ہے اور یہ اخلاص واتفاق نتیجہ ہے۔اس کے علاوہ اس سورت میں تقویٰ، حق کی پیروی، ذکراللہ اور توکل علی اللہ کی بھی تعلیم دی گئی۔

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ سورۃ انفال غزوہ بدر کے بارے میں اتری ہے۔انفال سے مراد غنیمتیں ہیں جو صرف رسول اللہ ﷺ کے لئے ہی تھیں ان میں سے کوئی چیز کسی اور کیلئے نہ تھی۔(بخاری)

Background and main topics of Surah

This Surah mainly contains the detailed and comprehensive review of the *Battle of Badr* which was the first battle between Islam and Quraish of Makkah.

Topics of Discussion

نویں پارے کا پندرھواں رکوع: يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ۔۔۔ (انفال۔1)

رکوع کے تفسیری موضوعات

انفال یعنی مال غنیمت کے احکام، نبی اکرمؐ کی خاصیات واعزازات، باہمی تعلقات کی اصلاح(فاتقو اللہ واصلحو ذات بینکم)، سچّےاہل ایمان کی صفات: خوف خدا، ایمان میں ترقی واضافہ، اللہ پر توکل، اقامت صلوٰۃ، صدقہ وخیرات (اولئک ھم المومنون حقا)، ایمان کی حقیقت احادیث مبارکہ کی روشنی میں، معرکہ بدر، غزوہ بدر کا پس منظر اور پیش منظر، اللہ کے ہر کام میں حکمت، یوم بدر کے دن نبی کریمؐ کی دعا، حق کی فتح(لیحق الحق بکلامتہ)، فرشتوں کا نزول، اہل اسلام کی نصرت، اصل مددگار ہستی: صرف اللہ ربّ العالمین(وماالنّصر الّا من عند اللہ)۔

انفال(اموال غنیمت)کے احکامات

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕقُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۖ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔(انفال۔1)

آپ سے اَموالِ غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ فرمادیجئے: اَموالِ غنیمت کے مالک اللہ اور رسولؐ ہیں۔ پس تم اللہ سے ڈرو اور اپنے باہمی معاملات کو درست رکھا کرو اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کیا کرو اگر تم سچے ایماندار ہو۔

Bounties of war

They ask you ˹O Prophet˺ regarding the bounties of war. Say, "Their distribution is decided by Allah and His Messenger. So be mindful of Allah, settle your affairs, and obey Allah and His Messenger if you are ˹true˺ believers." (8:1)

نبی اکرم ﷺ کی خاصیات اور اعزازات

حدیث: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اللہ نے باقی انبیاء علیہم السلام پر چھ چیزوں میں فضیلت عطاء فرمائی ہے یعنی مجھے ایسی چھ چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں:

مجھے جوامع الکلم (جامع کلمات) دیے گئے ہیں،
اور مجھے رعب عطا کر کے میری مدد فرمائی گئی ہے۔
مال غنیمت کو میرے لیے حلال کیا گیا ہے۔
پوری زمین کو میرے لیے پاکیزہ اور مسجد (سجدے، نماز کیلئے موزوں) بنایا گیا ہے،
مجھے ساری انسانیت کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہے،
اور سلسلہ رسالت و نبوت مجھ پر ختم فرمادیا گیا۔ (مسلم)

باہمی تعلقات کی اصلاح

سورہ انفال کی پہلی آیت میں باہمی تعلقات کی اصلاح پر زور دیا گیا:

فاتّقو اللہ و اصلحو ذات بینکم۔

اللہ سے ڈرو اور اپنے باہمی معاملات/تعلقات کی اصلاح کرو۔ (انفال۔1)

Mend your mutual disputes

So be mindful of Allah and settle your affairs. (8:1)

سچے اہل ایمان کی صفات

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔

سچے اہل ایمان تو وہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سُن کر لرز جاتے ہیں۔ اور جب اللہ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ اپنے رب پر اعتماد رکھتے ہیں۔ جو کہ نماز کی پابندی کرتے ہیں۔ اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔۔ (انفال۔2،3)

Characteristics of Believers!

The ˹true˺ believers are only those whose hearts tremble at the remembrance of Allah, whose faith increases when His revelations are recited to them, and who put their

trust in their Lord. ˹They are˺ those who establish prayer and donate from what We have provided for them. (8:1.2)

پہلی صفت خوف خدا

دوسری صفت: ایمان میں ترقی

تیسری صفت اللہ پر توکل

دو مومنانہ صفات: نماز کی پابندی اور صدقہ و خیرات

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔(انفال۔3)

جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

Prayer and Charity

They are˺ those who establish prayer and donate from what We have provided for them. (8:3)

چوتھی صفت اقامت صلوۃ

پانچویں صفت اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

حقیقی مومن یہ لوگ ہیں!

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ۔ (انفال۔4)

(حقیقت میں) یہی لوگ سچے مومن ہیں، ان کے لئے ان کے رب کی بارگاہ میں بڑے درجے ہیں، گناہوں سے درگزر اور بہترین رزق ہے۔

Such people (who possess above qualities) are indeed true believers. They will have elevated ranks, forgiveness, and an honourable provision from their Lord. (8:4)

بدر کا معرکہ

Who is on the right side?

Divine Verdict – Victory of Truth

Defeat to falsehood ۲

Battle of Badr – 17 Ramadan بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

غزوہ بدر کا پس منظر

جنگ بدر جو 17 رمضان المبارک 2 ہجری میں ہوئی دشمنان اسلام کے ساتھ مسلمانوں کی پہلی جنگ تھی۔ سورۃ انفال کی بیشتر آیات اسی غزوہ بدر کے پس منظر میں نازل ہوئیں۔

اللہ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے

Wisdom behind every act of God!

غزوہ بدر کا پس منظر

حق کی صداقت کا اظہار

Event of Badr: Establishing the truth

غزوہ بدر: حق کی فتح

لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ۔ (انفال۔8)

تاکہ اللہ تعالٰی (غزوہ بدر میں کامیابی کے ذریعے) حق کو ثابت کردے اور باطل کو مٹادے اگرچہ گناہگار ناراض ہوں۔

The truth prevails!

(The victory in the encounter of Badar was) to prove the truth to be true and the false to be false, however the wrong doers might dislike it. (8:8)

غزوہ بدر میں نصرت الٰہی

بدر والے دن فرشتوں کا اترنا

Dua for help and Descension of angles!

Dua of Prophet on the day of Badr:

غزوہ بدر کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے جب یہ دیکھا کہ آپ کے رفقاء صرف 313 ہیں اور وہ بھی اکثر غیر مسلح ہیں اور مقابلہ پر تقریباً ایک ہزار جوانوں کا مسلح لشکر ہے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی بارگاہ میں نصرت و مدد کی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ آپ دعا مانگتے تھے اور صحابہ کرام آپ کے ساتھ آمین کہتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے آنحضرت ﷺ کی دعا کے یہ کلمات نقل فرمائے ہیں۔

بدر والے دن نبی اکرم ﷺ کی دعا

حضور اکرم ﷺ نے میدانِ بدر میں اپنے جاں نثار صحابہ کرام کو دیکھا اور ان کی کم تعداد اور بے سروسامانی کو بھی دیکھا تو بارگاہِ خداوندی میں یوں دعاء کی: اے اللہ! تو نے مجھ سے جو وعدہ فرمایا ہے، وہ وعدہ پورا فرما۔ اے اللہ! اگر آج یہ مٹھی بھر ایمان والے ہلاک ہو گئے تو پھر قیامت تک تمام روئے زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔

نبی کریمؐ کی اس دعا پر وہاں موجود تمام صحابہ کرام نے آمین کہا۔

نبی اکرم ﷺ کچھ اس طرح خشوع و خضوع سے دعا کر رہے تھے کہ آپؐ کی چادر مبارک آپ کے دوش اقدس سے گر گئی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چادر مبارک اٹھا کر آپ کے کاندھے مبارک پر دوبارہ ڈال دی اور عرض کی: یارسول اللہؐ! آپ فکر مند نہ ہوں، اللہ تعالیٰ نے جو فتح عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے، وہ ضرور پورا فرمائے گا۔ (بخاری)

غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں کی فضیلت

امام بخاریؒ باب شہود الملائکہ بدر میں ایک حدیث روایت فرماتے ہیں کہ جبرئیل نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا تم اہل بدر کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو، آپؐ نے فرمایا: ہم ان کو افضل المسلمین سمجھتے ہیں۔ تو جبرئیل نے کہا اسی طرح ہم فرشتوں میں سے جو بدری تھے، ان کو فرشتوں میں افضل سمجھتے ہیں۔ (بخاری)

فضاء بدر

اصل مددگار ہستی: صرف اللہ رب العالمین!

The real Helper is Only Allah (swt)!

غزوہ بدر اور تائید الٰہی

سولھواں رکوع: اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ۔۔۔ (انفال۔11)

رکوع کے تفسیری موضوعات

معرکہ بدر والے دن نصرت الٰہی، تائیدالٰہی کے بعد فتح وکامرانی، اللہ ورسولؐ سے جنگ اور مکافات عمل، میدان جنگ سے نہ بھاگو، بغاوت، بزدلی اور بھگدڑ کے منفی اثرات، غزوہ بدر میں نبی اکرمؐ کا معجزہ(وما رمیت اذ رمیت ولٰکن اللہ رمیٰ)، اہل ایمان کو تسلّی، دشمنان اسلام کو تنبیہ۔

اللہ ورسولؐ سے جنگ اور مکافات عمل

War against God and His Prophet!

میدان جنگ سے نہ بھاگو

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ۔(انفال۔14)

اے اہل ایمان جب میدان جنگ میں منکرین اسلام سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پشت مت پھیرنا۔

O you who have believed, when you meet those who disbelieve advancing [for attack], do not turn your backs to them. (8:14)

حدیث: اجْتَنِبُوْا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ۔ سات ہلاک کردینے والی چیزوں سے بچو۔ ان سات میں سے ایک وَالتَّوَلِّي يَومَ الزَّحْفِ(مقابلے والے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا ہے)۔

اہل ایمان کو تسلّی

وَلِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۔ (انفال۔17)

(یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ)اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو ایک بہترین آزمائش سے کامیابی کے ساتھ گزار دے، یقیناًاللہ سُننے والا اور جاننے والا ہے۔

So that Allah may bless the believers with a good favour. Surely, Allah is Hearer, Knower. (8:17)

دشمنان اسلام کو تنبیہ

Divine Verdict: who is on the right side!

سرداران قریش کی دعا: معرکہ بدر سے پہلے مکہ سے روانہ ہوتے وقت مشرکین مکہ نے کعبہ کے پردے پکڑ کر دعا مانگی تھی کہ اے اللہ! ہم دونوں گروہوں میں سے جو حق پر ہے اس کو فتح عطا کر۔اور ابو جہل نے خاص طور پر کہا تھا کہ اے اللہ! ہم میں سے جو حق پر ہو اسے فتح دے اور جو ظالم ہے اسے رسوا کردے۔قریش مکہ اپنے طور پر مسلمانوں کو قاطع رحم اور نافرمان سمجھتے تھے،اس لئے اس قسم کی دعا کی۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی منہ مانگی دعائیں حرف بحرف پوری کردیں اور فیصلہ کرکے بتادیا کہ دونوں میں سے کون حق پر ہے۔اب اس آیت میں اللہ تعالیٰ ان (دشمنان اسلام) سے فرمارہے ہیں کہ تم فتح یعنی حق اور باطل کے درمیان فیصلہ طلب کررہے تھے تو وہ فیصلہ تو تمہارے سامنے آچکا ہے،لہٰذا اب بھی وقت ہے تم اپنی اسلام دشمنی سے باز آجاؤ،تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر پھر تم دوبارہ اہل ایمان کے مقابلے میں آؤ گے اور اپنی شرارتوں اور حماقتوں سے اہل اسلام کو تنگ کروگے تو ہم بھی دوبارہ ان کی مدد کریں گے اور تمہارا لشکر کثرت کے باوجود تمہارے کچھ کام نہ آسکے گا۔

ستر ہواں رکوع: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔۔۔ (انفال۔20)

رکوع کے تفسیری موضوعات

سمع واطاعت کا حکم، سمع ومعصیت نہ کرو، سنی ان سنی نہ کرو(ولا تکونو کاالذین قالو سمعنا وھم لا یسمعون)، حق بات سننے کی توفیق سے محروم، حق بات سن کر اعراض کرنا،احکام شرعیہ کی خلاف ورزی نہ کریں،اللہ ورسولؐ کی پکار پر لبیک کہو(استجیبو للّٰہ وللرسول اذا دعاکم)،دلوں کا پھیرنا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے(واعلمو انّ اللہ یحول بین المرء وقلبہ)،دین پر ثابت قدمی کی دعائیں، نیکی کو موقع ہاتھ سے نہ جانے دو، مخصوص فتنہ سے ڈرو جب انفرادی نیکیاں اجتماعی سزاء سے نہیں بچاسکیں گی(واتّقو فتنۃ لا تصیبن الذین ظلمو منکم خاصّہ)، مخصوص گناہ سے مراد **فریضہ دعوت دین سے غفلت**،اہل ایمان پر اللہ کے احسانات، ہجرت مدینہ کی برکات،اللہ ورسولؐ کے ساتھ دھوکہ خیانت نہ کرو(لا تخونو اللہ والرّسول)،مال واولاد: آزمائش وامتحان کا سبب(انّما اموالکم واولادکم فتنہ)، تربیت اولاد کے حوالے سے والدین کی ذمہ داریاں،اپنی اولاد کو کوالٹی ٹائم دو۔

سمع واطاعت کا حکم

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ۔ (انفال۔20)

اے ایمان لانے والو، اللہ اور اُس کے رسُول کی اطاعت کرو اور حکم سُننے کے بعد اس سے سرتابی نہ کرو۔

Obedience of Allah and His Prophet!

O believers! Obey Allah and His Messenger and do not turn away from him while you hear ⌈Divine Guidance⌉. (8:20)

سنی ان سنی نہ کرو

وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ۔ (انفال-20)

(اے ایمان لانے والو!) اللہ کا حکم سُننے کے بعد اس سے سرتابی نہ کرو۔

Listen to Allah and Don't disobey!

O believers! Obey Allah and His Messenger and do not turn away from him while you are listening ⌈Divine Guidance⌉. (8:20)

سمع و معصیت نہ کرو

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ۔ (انفال-21)

اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کہا کہ ہم نے سُنا حالانکہ وہ نہیں سُنتے۔

Do not be like those who say, "We hear," but in fact they are not listening. (8:21)

حق بات سننے کی توفیق سے محروم

حق بات سن کر اعراض کرنا

اللہ رسولؐ کی پکار پر لبّیک کہو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ۔ (انفال-24)

اے ایمان لانے والو، اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو جبکہ رسُول تمھیں اس چیز کی طرف بُلائے جس میں تمھاری زندگی ہے۔ اور جان رکھو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور بلاشبہ تم سب کو اللہ ہی کے پاس جمع ہونا ہے۔

Basic articles of faith: Following Quran and Sunnah

O you who have believed! Respond to Allah and His Messenger when he calls you to that which gives you life. And know that Allah stands between a person and their heart, and that to Him you will all be gathered. (8:24)

دلوں کا پھیرنا اللہ کے ہاتھ میں ہے

حدیث: ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: القلوب بین اصبع الرحمٰن یصرفها کیف یشاء ۔ بنی آدم کے دل ایک دل کی طرح رحمان کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں انہیں جس طرح چاہتا ہے پھیرتا رہتا ہے۔ پھر آپؐ نے یہ دعا پڑھی: اللهم مصرف القلوب صرف قلوبنا الی طاعتک۔ اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔

مخصوص فتنہ سے ڈرو۔ جب انفرادی نیکیاں اجتماعی سزا سے نہیں بچائیں گی۔

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔ (انفال۔25)

اور اس فتنے سے ڈرو جو صرف انہیں لوگوں تک محدود نہیں ہو گا جو تم میں گنہگار ہیں۔ اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔

And protect yourselves against a temptation that will not affect the wrongdoers among you exclusively. And know that Allah is severe in punishment. (8:25)

اس آیت سے کونسا گناہ مراد ہے؟

اس میں علماء تفسیر کے متعدد اقوال ہیں۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ یہ گناہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر یعنی لوگوں کو نیک کاموں کی ہدایت اور برے کاموں سے روکنے کی جدوجہد کا ترک کر دینا ہے۔ دوسرے الفاظ میں فریضہ دعوت و تبلیغ ترک کر دینا پورے معاشرے کیلئے باعث وبال ہے۔

حدیث:رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یا تو تم اچھی باتوں کا حکم اور بری باتوں سے منع کرتے رہو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنے پاس سے کوئی عام عذاب نازل فرمائے گا(جو بلا تفریق سب کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا)۔(مسند احمد)

اہل ایمان پر اللہ کے احسانات

ہجرت مدینہ کی برکات

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْـتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ (انفال۔26)

اور اس حالت کو یاد کرو! جب تم اقلیت میں تھے۔ملک میں محکوم و بے بس تھے(یعنی معاشی طور پر کمزور اور استحصال زدہ تھے)تم اس بات سے خوفزدہ رہتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں مٹا نہ دیں(یعنی سماجی طور پر بھی تمہیں آزادی اور تحفظ حاصل نہ تھا)پھر اللہ نے(ہجرتِ مدینہ کے بعد)تم کو جائے پناہ(آزاد سرزمین)مہیا کر دی،اپنی مدد سے تمہارے ہاتھ مضبوط کیے اور اور(مواخات، انفال اور آزاد معیشت کے ذریعے)تمہیں پاکیزہ چیزوں سے روزی عطا فرمادی تاکہ تم اللہ کی(بندگی کر کے اس کے)شکر گزار بنو

Blessings upon believers in Medina!

Remember when you had been vastly outnumbered and oppressed in the land, constantly in fear of attacks by others, then He sheltered you, strengthened you with His help, and provided you with good provision so perhaps you would be thankful. (8:26)

اللہ رسولؐ کے ساتھ دھوکہ،خیانت نہ کرو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ (انفال۔27)

اے اہلِ ایمان! تم اللہ اور رسول(کے حقوق)میں جان بوجھ کر خیانت نہ کرو،نہ ہی آپس کی امانتوں میں خیانت کرو۔

Breach of trust!

O you who have believed, do not betray Allah and the Messenger or betray your trusts while you know [the consequence]. (8:27)

مال واولاد: آزمائش وامتحان کا سبب

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ۔ (انفال۔28)

اور جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد (تمہارے لئے) ایک آزمائش اور امتحان ہیں اور اللہ ہی کے پاس بڑا اجر ہے۔

Children & Wealth Are Test

And know that your wealth and your children are only a test and that with Allah is a great reward.

تربیت اولاد کے حوالے سے آیت سے حاصل ہونے والے اسباق

ہر بچہ دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔

اولاد اللہ کی طرف سے ایک بہترین نعمت ہے۔

اولاد کی اچھی پرورش، تعلیم وتربیت والدین پر فرض ہے۔

حدیث: سب سے بہترین تحفہ جو ایک والد اپنی اولاد کو دے سکتا ہے وہ اچھی تربیت ہے۔ (ترمذی)

والدین پر بچوں کے سلسلے میں یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ جہاں بچوں کو اچھی زندگی کے لیے اچھی خوراک، عمدہ کپڑے اور زندگی کی دوسری اشیاء مہیا کریں، وہیں ان کی دینی تعلیم اور اسلامی تربیت کا بھی بھرپور انتظام کریں۔

اپنی اولاد کو کوالٹی ٹائم دیں

بچوں کی تعلیمی، معاشی اور معاشرتی ضروریات کے ساتھ ساتھ نفسیاتی ضروریات بھی بہت اہمیت کی حامل اور والدین کی توجہ کی متقاضی ہیں۔

بچوں کو کوالٹی ٹائم دیں۔

ان کے ساتھ گفتگو کریں۔

ان کے سر پر دست شفقت رکھیں۔

ان کی پریشانی پوچھیں۔

اوراسے حل کرنے کی کوشش کریں۔

حدیث:رسول اللہ ﷺ کافرمان مبارک ہے:آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے یہ بات ہی کافی ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال کو ضائع کردے۔(سنن ابوداؤد)

اٹھارواں رکوع: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ۔۔۔ (انفال۔29)

رکوع کے تفسیری موضوعات

تقویٰ کی برکات: فرقان،کفّارہ سیئات، مغفرت،اعمال صالحہ کی توفیق،فرقان سے کیامراد ہے؟رسول اکرمؐ کے قتل کی ناپاک سازش،حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خاص فضیلت:حضوراکرمؐ کے بستر پرسونے کی سعادت،قرآن کوقصّہ ماضی سمجھنے والوں کی غلط فہمی(ان ھٰذا الّا اساطیر الاوّلین)،دعوت حق کے مقابلے میں اکڑاور جاہلانہ رویّہ،مشرکین مکہ کی طعنہ آمیز دعا(فامطر علینا حجارۃ من السّماء)،استغفار سے عذاب ٹل جاتاہے(وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون)،غیر مسلموں کواچھے اعمال کادنیامیں فائدہ ہوتاہے،مسجد حرام سے روکناعذاب الٰہی کا مستحق بنادیتاہے،مسجد کے اندریامسجد کے قریب شورشرابہ کی مذمت(وماکان صلاتھم عند البیت الّا مکاءً و تصدیہ)،مال کے زورپر حق کے راستے میں روڑے اٹکانے والے(ینفقون اموالھم لیصدوا عن سبیل اللہ)،خبیث اورمکروہ کردارکی مذمت۔

تقوٰی کی برکات:

کفّارہ سیئات،دنیاوآخرت کی سعادت مندی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔(انفال۔29)

اے ایمان لانے والو،اگرتم خداترسی اختیار کروگے تواللہ تم کوایک فیصلہ کی چیزدے گااور تم سے تمہارے گناہ دور کردے گااور تمہارے قصور معاف کردے گااللہ بڑافضل فرمانے والاہے۔

O you who have believed, if you remain mindful of Allah, He will grant you a criterion and will remove from you your misdeeds and forgive you. And Allah is the possessor of great bounty. (8:29)

رسول اللہ ﷺ کے قتل کی ناپاک سازش

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ۔ (انفال۔30)

اور (اے محمد ﷺ اس وقت کو یاد کرو) جب منکرینِ حق تیرے خلاف سازشیں کر رہے تھے کہ تجھے قید کر دیں یا قتل کر ڈالیں یا جلاوطن کر دیں۔ وہ بھی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ بھی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔

Evil conspiracies against the Holy Prophet!

And ⌜remember O Prophet⌝ when the disbelievers conspired to capture, kill, or exile you. They planned, but Allah also planned. And Allah is the best of planners. (8:30)

قرآن کو قصّہ ماضی سمجھنے والوں کی غلط فہمی

دعوتِ حق کے مقابلے میں اکڑ اور جاہلانہ رویہ

مشرکین مکہ کی طعنہ آمیز دعا

منکرینِ حق کی عذابِ الٰہی کو دعوت

استغفار سے عذاب ٹل جاتا ہے

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ۔ (انفال۔33)

اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے گا کہ ان میں آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دے۔ اور اللہ ایسا بھی نہیں کرے گا کہ ان کو عذاب نہ دے اس حالت میں کہ وہ استغفار کرتے ہوں۔ (انفال۔33)

But Allah would never punish them while you ⌜O Prophet⌝ were in their midst. Nor would He ever punish them if they prayed for forgiveness. (8:33)

مشرکین مکہ لوگوں کو مسجد حرام سے روکنے کی بنا پر عذاب الٰہی کے مستحق ہیں

وَمَا لَهُمْ اَ لَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ۭ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ (انفال۔34)

(آپ ﷺ کی ہجرتِ مدینہ کے بعد)اب کیوں نہ وہ ان پر عذاب نازل کرے جبکہ وہ مسجد حرام کا راستہ روک رہے ہیں، حالانکہ وہ اس مسجد کے جائز متولی نہیں ہیں اس کے جائز متولی تو صرف اہلِ تقویٰ ہی ہو سکتے ہیں مگر ان کی اکثریت اس سے بے خبر ہے۔

And why should Allah not punish them while they hinder pilgrims from the Sacred Mosque, claiming to be its rightful guardians? None has the right to guardianship except those mindful ⌜of Allah⌝, but most of them don't realise. (8:34)

مسجد کے پاس شور شرابہ کی مذمّت

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ۭ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ۔(انفال۔35)

اور بیت اللہ (مسجد حرام) کے پاس ان کی نماز سوائے سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے اور کچھ نہیں تھی۔ لہذا اب تم لوگ (مشرکین مکہ) اپنے انکار حق کی بنا پر عذاب کا مزہ چکھو۔

Their prayer at the Sacred House was nothing but whistling and clapping. So, taste the punishment for denying the truth. (8:35)

اس آیت سے ایک عمومی مطلب بھی نکلتا ہے کہ اللہ کے گھر مسجد کے اندر یا اس کے قریب شور شرابہ کرنا، لڑائی جھگڑا اور فساد پیدا کرنا انتہائی ممنوع ہے اور قربِ قیامت کی نشانی ہے۔

مال کے زور پر حق کے راستے میں روڑے اٹکانے والے

نویں پارے کا آخری رکوع: قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا۔۔۔ (انفال۔38)

رکوع کے تفسیری موضوعات

منکرین حق کو مربیانہ خطاب: مغفرت کی پیشکش(ان ينتهو يغفرلهم ما قد سلف)، بہترین سرپرست اور حقیقی مددگار ہستی: صرف اللہ ربّ العالمین(نعم المولىٰ و نعم النّصير)۔

منکرین حق کو مربیانہ خطاب: مغفرت کی پیشکش

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ۔(انفال۔38)

اے نبیؐ! ان منکرین حق سے کہو کہ اگر اب بھی باز آجائیں تو جو کچھ پہلے ہو چکا ہے اس سے درگزر کرلیا جائے گا، لیکن اگر یہ اسی پچھلی روش کا اعادہ کریں گے تو گزشتہ قوموں کے ساتھ جو کچھ ہو چکا ہے وہ سب کو معلوم ہے۔

[O Prophet!] tell the unbelievers [that] if they cease, their past will be forgiven. But if they persist, then they have an example in those destroyed before them. (8:38)

اس آیت میں دشمنان اسلام کیلئے ایک مربیانہ خطاب ہے جس میں ترغیب بھی ہے اور ترہیب بھی۔ ترغیب اس کی ہے کہ اگر وہ اسلام دشمنی پر مبنی تمام افعال پر اب بھی توبہ کرلیں اور ایمان لے آئیں تو پچھلے سب گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

حدیث: ایک اور حدیث میں ہے: الاسلام يهدم ماكان قبله۔ اسلام اپنے ماقبل کے گناہوں کو مٹادیتا ہے۔

حدیث: توبہ اپنے سے پہلے کے گناہ کو مٹادیتی ہے۔

اگلی آیت یعنی سورۃ انفال 39 کے اندر فرمایا گیا کہ ان دشمنان اسلام سے مقابلہ کرتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین خالص اللہ کیلئے ہو جائے۔

بہترین سرپرست اور حقیقی مددگار ہستی۔ اللہ ربّ العالمین

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔ (انفال۔40)

اور اگر وہ نہ مانیں تو جان رکھو کہ اللہ تمہارا سرپرست ہے اور وہ بہترین حامی و مددگار ہے۔

Real Protector and Helper - Allah

Allah is your Protector.
What an excellent Protector, and what an excellent Helper!

خلاصہ قرآن پر اپنی قیمتی تجاویز، آراء، اور تبصروں سے ضرور آگاہ فرمائیں

For Feedback, Comments and Suggestions Please Contact:
Mobile: +44 785 3099 327
Email: info@hafizsajjad.com

www.hafizsajjad.com